

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 19 فروری 2018ء بمطابق 02 جمادی الثانی بمطابق 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بجے چھبیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہرتاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ○  
كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ○ ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ  
يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔

(ترجمہ): (لوگو) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جادیکھیں۔  
دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو اگر تم جانتے  
(یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے)۔ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے  
(کہ) عین الیقین (آجائے گا)۔ پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی۔  
وَآخِرُ الدَّعْوَى أَنَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ، رَبِّ اَشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي ۝ وَاَحْلِلْ عُقْدَةَ  
مِنْ لِسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: باقی تو سب نے، سب سے، ما د تہو لو نہ تقریباً Permission اخستے  
دے، بابک صاحب نہ وو، مونبرہ ڍیر ورتہ Wait او کپرو چیمبر کنبی خو نور و نہ  
مو Permission واخستو چپی مونبرہ لڍ دا بلونہ، صرف ئے Introduction کوؤ،  
مخکنبی نہ ئے اخلو نو سکندر خان ہم راغلو، دغه ہم راغلو خو You were not  
here, if you permit نو مونبرہ به دغه ستارت کپرو، بابک صاحب! مفتی جانان  
صاحب ہم راغلو چیمبر تہ نو مونبرہ دغه کوؤ، جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جی، میدم شکریہ، ستاسو مدعا دا دہ چپی دا د حکومت چپی  
کوم بزنس دے، دا به بیا مخکنبی کپرو؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا Introduction of Bills به واخلو او بیا به Questions/Answers  
تہ۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: او، بس صحیح دہ، میدم! ستاسو خوبنہ دہ خو هغه ورخ ہم  
ز مونبرہ او ستاسو جھگڑہ به دپی خبرہ شوپی وہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو ویری میچ، مونبرہ نن ځکھ تپوس Specially او کپرو چپی۔

جناب سردار حسین: صحیح دہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: We waited for you سکندر خان! ہم تاسو تہ مو Wait کولو،  
مفتی جانان ہم کولو خو تاسو نہ وئی Thank you very much بابک صاحب۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پاور آف اٹارنی مجریہ 2018 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No.8, honorable Minister for Law to  
please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Power  
of Attorney (Amendment) Bill, 2018.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker! I beg to  
introduce the Khyber Pakhtoonkhwa, Power of Attorney  
(Amendment) Bill, 2018 in the House.

Madam Deputy Speaker: Thank you. It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مخصوص ریلیف مجریہ 2018 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 09, Honorable Minister for Law to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Specific Relief (Amendment) Bill 2018. Law Minister.

Minister for Law: Madam Speaker, I beg to introduce the Khyber Pukhtunkhwa the Specific Relief (Amendment) Bill, 2018 in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ

2018 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 10, Honorable Minister for Finance to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2018. Ji Law Minister.

Minister for Law: Madam, I on behalf of the honorable Minister for Finance to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Public procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2018 in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی

مجریہ 2018 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 11, honorable Minister for Finance to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Regulatory Authority (2<sup>nd</sup> amendment) Bill. Minister for Law.

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honorable Minister for Finance to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Authority (2<sup>nd</sup> amendment) Bill, 2018 in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Madam Deputy Speaker: Okay. We start with the Qestions/Answers session. Ji Mufti Janan Sahib Question No. 5712.

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ کوئسچن نمبر میڈم؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 5712۔

مفتی سید جانان: دا خود لتہ 5783 دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او 57 کنہ، او 57 تھیک دے۔ Sorry 5712، دا خود لتہ، Oh

my God, I am wrong. Mufti Gafoor, I am sorry. Mufti Ghafoor Sahib is not here, lapsed. I am sorry. Mufti Janan Sahib! Mufti Ghafoor Sahib, Second Maulana Mufti Ghafoor Sahib, 5713, not present it lapse, again Maulana Mufti Ghafoor Sahib, lapsed. Next 5715, Janab Mufti Fazal Ghafoor Sahib, lapsed. Meraj Humayun Bibi, 5735, not present, lapsed. Muhtarma Aamna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: میڈم سپیکر! اس پر میرا ایک ضمنی کوئسچن ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کس پر؟ ابھی کوئسچن تو ہوا نہیں ہے، سپلیمنٹری کیسے پوچھتی ہیں؟ ابھی تو کوئسچن ہوا

ہی نہیں ہے نا، آمنہ سردار بی بی! اچھا یہ خلیق صاحب کہاں ہیں؟ Oh, I am sorry خلیق صاحب تو

نہیں آرہے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ یہ بہت ٹیکنیکل ہے، انہوں نے ریکویسٹ کی ہے اس کوئسچن کو ڈیفنر

کرنے کی، یہ ایک کوئسچن صرف، نیکسٹ کوئسچن معراج ہمایون بی بی، 5737 موجود نہیں، Next

Question Fakhr-e-Azam Wazir, very good the hard working chap of this Assembly always present.

\* 5741 \_ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر عملہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) احتساب کمیشن کی تشکیل ہونے کے بعد سے لیکر اب تک کتنے کیس جمع کئے گئے ہیں، کتنے

کیسوں پر فیصلہ کیا گیا ہے اور کتنے کیس ابھی تک زیر غور ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) احتساب کمیشن کی تشکیل سے اب تک جمع کئے گئے کمپلینٹس

اور ان پر کی گئی کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

#### Summary of complaints Received:

Filed	704	Process	44
Departmental	985	Verification	488
Inquiry	45	Investigation	25
Reference	27	Total	2318

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! یہ میرا کوئسچن نمبر 5741، یہاں پر جو تعداد دی گئی ہے، ان سے میں

Satisfied ہوں اور میں آگے کی طرف موڑ کروں گا اور جو دوسرا کوئسچن ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, first one is done, okay, next one, next Question Fakhr-e-Azam Wazir, 5743.

\* 5743 \_ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر عملہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ احتساب کمیشن کو ڈائریکٹر جنرل کی عدم موجودگی میں چلایا جا رہا ہے؛  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو احتساب کمیشن کو دو سال سے بعیر ڈی جی کیوں چلایا جا رہا ہے،  
تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ بالکل غلط ہے، احتساب کمیشن اس وقت قائم مقام ڈائریکٹر جنرل بریگیڈیئر (ر) محمد سجاد کی سربراہی میں کام کر رہا ہے، ان کو قانون کے مطابق وہ جملہ اختیارات حاصل ہیں جو کسی مستقل ڈائریکٹر جنرل کو حاصل ہوتے ہیں، انہیں مستقل ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد حامد خان صاحب کے استعفیٰ کے بعد بروئے نوٹیفیکیشن نمبر -6-21-6/HR/EC/2016 مورخہ 24-02-2016 زیر دفعہ Khyber Pakhtunkhwa Ehtesab Commission Act 2014 بمعہ زیر قاعدہ نمبر تین Khyber Pakhtunkhwa Ehtesab Commission Director General (Temporary) (Terms and condition of Service) Rules, 2016 تعینات کیا گیا۔

KP Ehtesab Commission is working under the supervision of Acting Director General, Brig. (R) Muhammad Sajjad. After resignation of regular Director General of KPEC Lt. Gen. (R) Muhammad Hamid Khan, Brig. (R) Muhammad Sajjad was designated as Acting Director General u/s 12(9) r/w Rule-3 of KPEC Director General (Temporary) Terms & Conditions of Service Rules, 2016 vide Notification No. EC/HR/DGEC/21-6/2016 dated 24.02.2016 till the assumption of office by the regular Director General.

(ب) چونکہ جواب نفی میں ہے، اسلئے سوال نمبر (الف) کا جواب پڑھا جائے۔

As the answer is in negative, therefore, question No.1 may be read.  
جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میرا کوسچن یہ ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ احتساب کمیشن کو ڈائریکٹر جنرل کی عدم موجودگی میں چلایا جا رہا ہے اور ان کا یہ جواب ہے کہ ہم نے ایکٹنگ ڈائریکٹر جنرل بنایا ہوا ہے جس کا نام انہوں نے دیا ہوا ہے سجاد خان اور سجاد خان جو تھا میڈم! پہلے اس نے کنٹریکٹ لیا ہوا تھا ایچ آر سے، پھر اس کا کنٹریکٹ 15-03-2017 کو ختم ہو گیا ہے، یہ لیٹر ہے جو کہ چیف کمشنر ایکٹنگ ڈائریکٹر جنرل

کے پی کے کمیشن کو لکھتا ہے کہ آپ کا کنٹریکٹ 15-03-2017 کو ختم ہو چکا ہے لیکن پھر ایکٹنگ ڈی جی اس کو جواب نہیں دیتا، اس کے بعد وہی چیف کمشنر اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو لکھتا ہے کہ وہ مجھے قانونی رائے دے کیونکہ اس بندے کا 15-03-2017 کو کنٹریکٹ ختم ہو رہا ہے تو یہ ایکٹنگ ڈی جی کس طرح بن سکتا ہے لیکن اس کے بعد پھر آخر میں Law categorically کہتا ہے کہ یہ نہیں بن سکتا۔ دیکھیں، میڈم! یہاں پر لاء کا Opinion ہے، یہ لاء کا Opinion ہے، یہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو لکھتا ہے کہ “If the post of Director General falls vacant before the completion of his tenure for any reason which requires regular appointment, the Chief Ehtesab Commissioner may designate any senior officer of the Director General to serve as Director General till the appointment of the regular Director General, therefore, the employee whose contract is expired can not be designated as Acting Director General” یہ میں نہیں کہتا، یہ لاء کہتا ہے، یہ آپ کی لاء کا Statement کہ رہا ہے کہ وہ ڈائریکٹر جنرل نہیں بن سکتا، یعنی کہ پورے ایک سال سے وہ غیر قانونی طریقے سے اور غیر آئینی طریقے سے احتساب کمیشن کو چلا رہا ہے، تو میڈم! کیا یہ زیادتی نہیں ہے؟ یہ تو اس ہاؤس کے ساتھ بھی زیادتی ہے، یہاں پر جو مینڈیٹ لیکر آتے ہیں، ہم قانون سازی خود کرتے ہیں اور اسی قانون سازی کو ہم خود توڑتے ہیں اور جب ایک-----

Madam Deputy Speaker: Okay. Thank you. Law Minister! Please-----

جناب ضیاء اللہ آفریدی: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، You want supplementary، اچھا، جی ضیاء اللہ آفریدی۔

(تالیاں)

جناب ضیاء اللہ آفریدی: شکریہ، میڈم سپیکر! جس طرح فخر اعظم بھائی نے کہا ہے کہ بھئی یہ DG Illegal ہے تو میرا بھی ضمنی سوال یہ ہے کہ بھئی جب لاء ڈیپارٹمنٹ خود ڈی جی کو Illegal declare کرتا ہے تو جس نے احتساب کمیشن کا ڈرافٹ تیار کیا تھا، قانون سازی میں وہ ڈیپارٹمنٹ اہم کردار ادا کرتا ہے تو لاء منسٹر! یہ بھی بتایا جائے کہ بھئی Illegal بندہ کس طرح دو سال سے Illegal تنخواہیں لیتا ہے اور وہ آگے جو Proceedings کرتا ہے، لوگوں کو Call-up کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کے خلاف ریفرنسز ڈالے ہیں تو یہ انہوں نے جتنے بھی ایکشنز لئے ہیں، کیا لاء ڈیپارٹمنٹ اس کو قانونی کہہ سکتا ہے جبکہ

اس نے خود اس کو غیر قانونی کہا ہے، ساتھ ساتھ پہلے احتساب کمیشن میں چیف منسٹر نے اپنے بندے بٹھائے تھے اور لوگوں کو Arrest کیا اور گرفتار کیا ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: The supply is, sorry-----

جناب ضیاء اللہ آفریدی: اور ابھی یہ ڈی جی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: یہ موجودہ ڈی جی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی۔۔۔۔۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: شاہ فرمان کا قریبی رشتہ دار ہے، اسلئے NAB Illegal Mining کے کیس اٹھاتا ہے، بلین سونامی ٹری کے کیس اٹھاتا ہے؟ قومی احتساب بیورو۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Zia! This is not supply-----

جناب ضیاء اللہ آفریدی: خیبر بینک کے کیس اٹھاتا ہے تو یہ کمیشن آزاد کمیشن نہیں ہے، یہ پولیٹیکل کمیشن تھا، پولیٹیکل کمیشن رہے گا۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضیاء صاحب! آپ دوسرا، ضیاء صاحب! آپ ایک دوسرا کونسجین لے آئیں، آپ کا ضمنی میں نے لے لیا ہے، جی لاء منسٹر!

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضمنی اس کا میں نے لے لیا ہے، جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ، میڈم! زہ یو ضمنی سوال ہم کو، میڈم سپیکر! دا ضیاء اللہ آفریدی صاحب پہ دہی موجودہ حکومت کبھی منسٹر وو، لاء منسٹر صاحب نہ زما دا ضمنی سوال دے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزنی: اس کو اپنی بات پوری کرنے دیں، انہیں آپ کیوں نہیں چھوڑ رہی؟

جناب سردار حسین: او خیر دے، جی خیر دے، میڈم! زما دا ضمنی سوال دے چہی دا ضیاء اللہ آفریدی صاحب پہ دہی حکومت کبھی منسٹر وو او بیا پہ دہی حکومت کبھی گرفتار شو او بیا مونز یو کال او ریڈل چہی دہی حکومت د ضیاء اللہ آفریدی صاحب د گرفتاری ڊیر لوٹی کریڈٹ اخستو چہی مونز د کریشن خلاف یو، مونز احتساب کوؤ، خپل وزیران او خپل ممبران مونز او نیول، بیا زما ضمنی سوال دا

دے چھی دہی ضیاء اللہ آفریدی صاحب خومرہ کرپشن کرے وو، ددہ نہ خومرہ  
ریکوری شوہی دہ او دہ تہ خہ سزا ملاؤ شوہی دہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر! پلیز۔

جناب سردار حسین: دویم زہ دا ریکویسٹ کوم چھی دا یر اہم پوائنٹ دے، لہذا دا  
دا کوئسچن کہ دسکشن د پارہ تاسو منظور کرئی نو یرہ مہربانی بہ وی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پہلے تولاہ منسٹر جواب دیں۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میڈم سپیکر صاحبہ!۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھالاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس میں میری Humble submission یہی ہوگی کہ چونکہ یہاں پر  
Different supplymentry questions بھی آگئے ہیں اور یہ Debatable ہیں، میری  
Respective submission یہ ہے کہ اس پہ Full day آپ ڈیٹ کیلئے رکھیں، ان شاء اللہ اس کا  
Detailed جواب دے دیں گے۔

جناب فخر اعظم وزیر: نہیں، یہ تو میرے کونکچن کا جواب نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یو خبرہ، زہ بہ تاسو تہ جواب در کوم کنہ۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا اچھا، میری بات سنیں پلیز، Rule 48 کے Under ہمیں آپ لکھ کے دے  
دیں تو پھر ہمیں Definitely منظور۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Ji Imtiaz Sahib and then Shaukat Sahib, Imatiaz and

then Shaukat پہلے امتیاز پھر شوکت، شوکت صاحب! پہلے جواب دینا چاہتے ہیں، جی، شوکت صاحب!

جناب شوکت علی بوسفرئی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میڈم! دیکھیں، بات یہ ہے کہ احتساب

کمیشن، (مداخلت) یو منٹ، یو منٹ، آپ نے کونکچن پوچھا ہے نا، آپ نے کونکچن پوچھا

ہے جواب سنیں نا۔۔۔۔۔



(شور)

جناب شوکت علی یوسفزئی: نہیں، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے، پھر اس کا مطلب ہے کہ آپ اسمبلی نہیں چلانا چاہتے، اس کا مطلب ہے کہ آپ اسمبلی نہیں چلانا چاہتے، یہ بد معاشی نہیں چلے گی، یہ کیا طریقہ ہے، یہ کونسا طریقہ ہے؟۔۔۔۔۔

(شور)

جناب شوکت علی یوسفزئی: آپ میں ہمت ہونی چاہیے کہ جواب سنیں، جواب نہیں سن سکتے، یہ شور کرنے کی جگہ نہیں ہے، یہ اسمبلی ہے، میں آپ کو جواب دیتا ہوں، یہ اسمبلی ہے، یہ کوئی آپ کا اپنا، (مداخلت) نہیں نہیں، یہ دیکھیں، اسمبلی کا اپنا ڈیکورم ہے، آپ نے جواب سننا ہے، گورنمنٹ جواب دے گی، (مداخلت) یہ Version کی بات نہیں ہے، اگر آپ نے حکومت کا جواب سننا ہے تو میں آپ کو جواب دینے کیلئے تیار ہوں، نہیں سننا ہے تو نہ سنیں، یہ آپ کی اس طرح بد معاشی نہیں چلے گی، یہ اس طرح نہیں ہوگا، آپ بھی پھر اس طرح غلط کو لکھیں نہ کریں، پھر اسمبلی میں غلط کو لکھیں نہ کریں، میں جواب دوں گا، میں جواب دوں گا، آپ جواب نہیں سننا چاہتے تو نہ سنیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میڈم سپیکر! معزز ایوان سے یہ میری Respectable گزارش ہے کہ کونسی لکھن ہے فخر اعظم وزیر صاحب کا یہ ہے کہ احتساب کمیشن کو ڈائریکٹر جنرل کی عدم موجودگی میں چلایا جا رہا ہے، ٹھیک ہے جی، یہ بالکل غلط ہے، احتساب کمیشن اس وقت قائم مقام ڈائریکٹر جنرل ریٹائرڈ بریگیڈیئر محمد سجاد صاحب کی سربراہی میں کام کر رہا ہے، ان کو قانون کے مطابق وہ جملہ اختیارات حاصل ہیں جو کسی مستقل ڈائریکٹر جنرل کو حاصل ہوتے ہیں، انہیں مستقل ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمد حامد خان صاحب کے استعفیٰ کے بعد بروئے نوٹیفیکیشن۔۔۔۔۔

(شور و قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اگر آپ میں کونسی لکھن کا جواب سننے کی ہمت نہیں ہے تو میں کیا کروں؟۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ سنیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: یہ ڈائریکٹر Illegal بیٹھا ہوا ہے۔

(شور و قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس کے علاوہ جو ضمنی کو لکھتے ہیں، میڈم سپیکر! یہ Matter sub judice ہے اور Being a Law Minister Before the court میں کسی بھی صورت اس پہ کسی قسم کی Comments نہیں دے سکتا، یہ Already under process ہے، یہ Sub judice ہے، کورٹ میں تو اس کے متعلق بات کرنا بھی میرے خیال میں قانون کی خلاف ورزی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! نگہت اور کزئی تاسو نہ مخکبھی ولا پرہ وہ نو Let her speak.

محترمہ گلت یا سمین اور کزئی: تھینک یو، میڈم سپیکر صاحبہ! لاء منسٹر کے پاس چونکہ کوئی جواب نہیں ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ جو Sub judice معاملہ ہوتا ہے، اس کو ایجنڈے پہ آنا ہی نہیں چاہیے اور اگر یہ ایجنڈے پہ آیا ہے تو لاء منسٹر کی Responsibility ہے کہ جس جس نے ضمنی کو لکھنا کیا ہے، جس کا کو لکھنا تھا، ان کو Satisfy کریں، یہ غلط بات ہے کہ اگر Sub judice ہے، اگر ایجنڈے پہ آیا ہے تو لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔ میڈم سپیکر صاحبہ! یہ کوئی ایسا نہیں ہے کہ یہ غیر قانونی طور پر اسمبلی چلاتے رہیں گے، ایک تو جواب نہیں آئے گا تو دوسرا ہمیں Politically وہ Satisfy کرنے کی کوشش کرے گا، یہ لاء منسٹر کا ڈیپارٹمنٹ ہے، لاء منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، لاء منسٹر اس کا جواب دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ، میڈم سپیکر! زہ خو ڊیر افسوس کوم چھی منسٹر صاحب وائی چھی معاملہ Sub judice دہ، دا پہ ایجنڈا دہ، دا مسئلہ خو پہ ایجنڈا راغلی دہ نو لہذا منسٹر صاحب لہ پکار دی چھی جوابونہ ورکری، منسٹر صاحب پہ دہی جواب کبھی وائی چھی، ان کو قانون کے مطابق، زما سوال د منسٹر صاحب نہ دا دے چھی د کوم قانون، د ہغی Quotation، کم از کم د ہغی ریفرنس خو ورکرہ چھی یو کال او شو یو کال، تائم دیو سپری ختم دے او دلته ذکر ہم او شو چھی دیو وزیر صاحب رشتہ دار دے او ہغہ غیر قانونی طور بانڈی ناست دے، جواب لاء منسٹر صاحب دا ورکوی چھی د قانون مطابق ناست دے او د قانون مطابق اختیارات ہغہ تہ حاصل دی، زما سوال د منسٹر صاحب نہ دا دے چھی ہغہ کوم قانون دے، کم از کم مونہر تہ ریفرنس خورا کری؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایک چیز پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ اس پہ Detailed debate کرنا چاہتے ہیں تو آپ Writing میں دے دیں، 48 Under rule آپ دے دیں Application۔  
جناب سردار حسین: دی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دے دی ہے؟ اچھا یہ بابک صاحب کا ہے۔  
جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! سوال نمبر 5743 کو تفصیلی۔۔۔۔۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: اودریبرہ، دا زہ وایم کنہ، بحث کیلئے نوٹس دینا چاہتا ہوں، جی، بابک صاحب تہ آن کړئ مائیک۔۔۔۔۔  
جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر!  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب لگیا دے کنہ۔

جناب سردار حسین: گورہ میڈم! زہ دا ریکویسٹ کوم چہ دا د حکومتی پارٹی مشرانو دا ٲول پاکستان پہ سر اخستی دے، دا ٲول پاکستان ئی پہ سر اخستی دے چہ مونر د کرپشن خلاف یو، مونر د احتساب پہ حق کنبی یو، حال د صوبائی حکومت دا دے چہ پہ ایجنڈا سوال راغلی دے، جواب منسٹر صاحب دا ورکوی، لاء منسٹر جواب ورکوی چہ دا مسئلہ پہ عدالت کنبی دہ، دا مسئلہ نن پہ ایجنڈا دہ، زہ گزارش کوم چہ جوابونہ د منسٹر صاحب ورکری، بیا ما دا ریکویسٹ کرے دے چہ کلہ منسٹر صاحب جواب ورکوی د ضمنی سوالونو، بیا مونر ریکویسٹ کرے دے چہ دا د ٲیبیت د پارہ تاسو منظور کړئ، دا اوس خہ خبرہ شوہ چہ منسٹر صاحب دستبردار شو، جواب ہم نہ ورکوی، د ٲی مطلب دا دے، ما خو ٲیر سادہ سوال کرے دے چہ منسٹر صاحب دا Claim کوی چہ دا د قانون مطابق ناست دے، د قانون مطابق ٲی سری تہ دا اختیار دے نو بیا ہغہ قانون مونر تہ اووایہ، دا خو آسانہ خبرہ دہ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: دا خو خہ طریقہ نہ دہ، زہ ہم د اسمبلی ممبریم، زہ ہم خبری کولی شم، ما تہ اختیار حاصل دے چہ زہ بہ خبری کوم، تہ خوک ئی چہ ما منع کوی؟ زہ سپیکر نہ بہ اجازت اخلم۔۔۔۔۔  
جناب فخر اعظم وزیر: تہ نشی کولی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب شوکت علی یوسفزئی: ما تہ ہم حق حاصل دے چہ زہ خبرہ کولہ شہ، دا یواخہ د اپوزیشن والا کار نہ دے چہ ہغوی بہ یواخہ خبرہ کوی دلتہ، ولہ مونہ نہ بہ ہم جواب اخلی، زمونہ خبرہ بہ ہم اوری چہ نہ ئی اوری، مونہ تاسو نہ اورو، مونہ تاسو نہ اورو، خہ خپل کار کوہ، تاسو خلقو مسترد کری یئ او ان شاء اللہ بیا بہ تاسو مسترد شی، تاسو مسترد خلق یئ، تاسو د دہ قابل نہ یئ چہ تاسو خبرہ واوری، خبرہ بہ اوری، ہلہ بہ خبرہ کوئ، دا نشی کیدہ، دا کیدہ نشی چہ ہلتہ نہ۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: تہ جواب نشی ور کولہ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جواب نہ، زہ خپلہ خبرہ کوم، د جواب خبرہ نہ دہ، زہ بہ خپلہ خبرہ کوم، ما تہ حق حاصل دے۔۔۔۔

(شور و قطع کلامیاں)

جناب شوکت علی یوسفزئی: ما اوری؟ دغہ شان اودریہی، دغہ شان اودریہی، تاسو د دہ قابل نہ یئ۔

(شور و قطع کلامیاں)

Madam Deputy Speaker: Okay. Just listen for one minute Shaukat.

(شور و قطع کلامیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شوکت! پلیز۔

(شور و قطع کلامیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب کامائیک آن کر دیں، جعفر شاہ صاحب کامائیک آن کر دیں۔  
جناب جعفر شاہ: شکریہ، میڈم سپیکر! یہ اسمبلی ہے اور ہم نے اس اسمبلی کو اس کے پروسیجر کے ساتھ چلانا ہے، یہ Collective responsibility ہے کیبنٹ کی، کوئی عام ایم پی اے اس کا جواب نہیں دے سکتا Accordingly، لہذا شوکت صاحب مہربانی فرما کر اپنی سیٹ پر آرام سے تشریف فرمائیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب! ما نن سحر دا کنفرم کرہ چہ شوک شوک جوابونہ ورکولہ شی نو هغوی وائی چہ پارلیمانی سیکرٹری ورکولہ شی، ہسپی ایم پی اے بہ نہ ورکوی۔

Mr. Jafar Shah: When Minister is not present then this is the responsibility of the Parliamentary Secretary.

Madam Deputy Speaker: Okay, let me read this thing, the green book.

میں گرین بک پڑھتی ہوں، آپ ذرا سنیں، یہ گرین بک کا ایک۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ میں سن رہی ہوں، میری بات سنیں گے کہ نہیں؟ فخر اعظم! کبینہہ یو خو

تہ، اچھا یہ آرٹیکل I do not know کہ نمبر کس کا ہے لیکن میں یہ پڑھ رہی ہوں:

“41. (q) (iv) contain any reflection on a decision of a court of law or statutory tribunal established in Pakistan or such remarks as are likely to prejudice a matter which is subjudice”

now میرے سیکرٹریز کہتے ہیں کہ ان کو پتہ نہیں تھا کہ Sub judice ہے، لاء منسٹر نے ابھی ہمیں بتادیا

ہے کہ Sub judice ہے اور اگر Sub judice ہے تو We can not take this now۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نیکسٹ کوئسٹن، فخر اعظم، فخر اعظم نیکسٹ کوئسٹن، فخر اعظم بھائی نیکسٹ کوئسٹن پہ

جائیں نا۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! نیکسٹ کوئسٹن تو میرا نہیں ہے میڈم، میڈم! بات تو سنیں میڈم۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: 5743، فخر اعظم 5743۔

جناب فخر اعظم وزیر: دیکھیں، میڈم! بات تو سنیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے، فخر اعظم! انیسہ بی بی تہ خپل Turn ورکوی؟

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! بات اس طرح ہے کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ Sub judice ہے، میڈم! ایک

منٹ، انہوں نے Answer دیا ہوا ہے اور اس پر ڈسکشن بھی ہو سکتی ہے تو اس پر لکھ دیتے کہ یہ Sub

judice ہے، یہاں انہوں نے خود لکھا ہوا ہے کہ یہ بیٹھا ہوا ہے اور یہاں پر آپ کا لاء ڈیپارٹمنٹ خود کہہ



وزیر قانون و پارلیمانی امور: میدم سپیکر! میری Respectful submission پھر ایک دفعہ یہی ہے کہ فخر اعظم صاحب نے جو کونسلین کیا ہے، اس کا تفصیلی جواب میں ایک بار پھر جو میدم نے Quote کر دیا، Similarly میں یہی کہتا ہوں کہ “KP Ehtesab Commission is working under the supervision of Acting Director General, Brig. (R) Muhammad Sajjad. After resignation of regular Director General of KPEC Lt. Gen. (R) Muhammad Hamid Khan, Brig. (R) Muhammad Sajjad was designated as Acting Director General u/s 12(9) r/w Rule-3 of KPEC Director General (Temporary) Terms & Conditions of Service Rules, 2016 vide Notification No. so and so dated 24.02.2016 till the assumption of office by the regular Director General” میدم! احتساب کمیشن اس وقت ٹھیک طریقے سے کام کر رہا ہے اور احتساب کمیشن مکمل طور پر آزاد ہے، حکومت کا اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ان کی جگہ ہم کوئی جواب دے سکتے ہیں، یہ Already commission موجود ہے، جس میں آنریبل ججز آف دی ہائی کورٹ اس پہ فیصلہ دیں گے، وہ اس کی ایک ڈی جی کی سلیکشن کریں گے تو Already اس کیلئے اپنی ایک سلیکشن کمیٹی موجود ہے، جہاں تک میں نے اس سے ہٹ کر بات کی ہے، ضیاء اللہ صاحب ہمارے آنریبل ممبر ہیں، ان کے بارے میں جب ان کی بات ہوئی تو اس بارے میں میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ وہ Already sub judge ہے اور اس کا کوئی مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر ایک بندہ Bailout ہو جائے تو وہ اس کا کیس کے خلاف Acquittal ہو جاتا ہے، کیس چونکہ Under process ہے، پینڈنگ ہے، Sub judge ہے، لہذا کسی قسم کی Comments میں نہیں کر سکتا، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا جی، بس نیکسٹ کونسلین پہ جائیں، فخر اعظم! نیکسٹ کونسلین۔

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: I am not satisfied.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ Satisfied نہیں ہیں تو ہم کیا کریں؟  
جناب فخر اعظم وزیر: دیکھیں، میدم! Listen to me, first of all یہاں پر یہ خود کہتا ہے کہ میں نے قانون کے مطابق۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Under rule دیکھیں، فخر اعظم! دو باتیں ہیں، بس اب بیٹھ جاؤ، سنو ایک جو ہے Rule 48 کے Under بابک صاحب نے دے دیا ہے Detailed discussion کیلئے۔ نمبر دو یہ Sub judge ہے۔ اب نیکسٹ کونسلین پہ جائیں، نیکسٹ کونسلین 5743۔

جناب فخر اعظم وزیر: ہم واک آؤٹ کرتے ہیں سر! جب تک ہمیں Satisfied نہیں کریں گے، ہم ادھر نہیں بیٹھیں گے، واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

**Madam Deputy Speaker:** Okay, next Question, Janab Maulana Mufti Fazal Ghafoor 5774, not present. Next Question Bakhat Baider 5780, not present. Mufti Janan Sahib 5783, not present. Muhterma Najma Shaheen 5785, not present. Mufti Janan Sahib 5786, not present.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

5712 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پانچاگلے میں بعض ضروری مشینری اور آلات کی بھی شدید ضرورت ہے، جس کی بحالی حکومت کی ذمہ داری ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال میں غیر فعال مشینوں کو کب تک فعال اور نئی مشینوں کی ضرورت کو کب تک پورا کیا جائے گا؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر (صحت)): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ایکس رے مشین اور ڈیٹیل مشین کو فعال کر دیا گیا ہے۔

(ب) جہاں تک مذکورہ ہسپتال میں نئی مشینوں کی خریداری اور فراہمی کا تعلق ہے، اس سلسلے میں ان کیلئے 8.035 ملین روپے کی کل لاگت سے مختلف ضروری آلات کی منظوری دی گئی ہے اور متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نے ان کی خریداری کے آرڈر بھی جاری کئے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

Category-D Hospital Pacha Kalay

S. No	Equipments/Items	Quantity	Unit cost	Estimated cost
01	Air Purification	4	1.175	4.7
02	BP set mercury desktop	10	0.008	0.08
03	24 hour BP monitor machine	5	0.235	1.175
04	Defibrillator	1	0.395	0.395
05	Binocular Microscope	1	0.13	0.13
06	Electric surgical unit diathermy	1	0.295	0.295
07	ECG machine 3 channel	1	0.084	0.084
08	Mini Autoclave	2	0.145	0.29
09	X-ray cassetts 12*15	10	0.014	0.14
10	X-ray Cassetts 10*12	10	0.011	0.11
11	X-ray Cassetts 8*10	10	0.008	0.08
12	Lead apron	2	0.009	0.018



13	C.Section Set	2	0.015	0.03
14	Dressing Set for ward	3	0.006	0.018
15	General Instrument Set	3	0.016	0.048
16	Dissecting Instrument Set	2	0.004	0.008
17	Cutting Instrument Set	2	0.009	0.018
18	Normal delivery set	6	0.016	0.096
19	Drip Stand	10	0.002	0.02
20	D&C Table/Delivery Table	1	0.03	0.3
Total				8.035

5713 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگر بونیئر میں مختلف مشینوں اور آلات کی کمی ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایمر جنسی بنیادوں پر ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں مذکورہ مشینوں اور جراحی آلات کی فراہمی حکومتی ترجیحات میں شامل ہے؟

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ہسپتال میں کن کن مشینوں اور آلات کی ضرورت ہے، نیز حکومت کتنے دنوں میں مشینیں اور آلات فراہم کرے گی؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض کہ ہسپتال میں جن مشینوں اور آلات کی ضرورت ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

District Buner			
DHQ Hospital Buner			
Equipment	Quantity	Unit cost	Estimated cost
BP set mercury	30	0.0079	0.237
24 hour BP monitor machine	24	0.235	5.64
Binocular Microscope	4	0.13	0.52
Mobile C-arm image intensifier	1	9.828	9.828
CR system	1	2.475	2.475
laparoscope machine for gynea/OBS & Surgery	1	5.499	5.499
Electric surgical unit diathermy	2	0.295	0.59
Mini Autoclave	4	0.145	0.58
Portable lamps AC/DC or emergency light AC/DC	2	0.499	0.998
ETT machine	1	2.173	2.173
Wheel chairs	6	0.015	0.09
ICU Trolley	1	0.385	0.385
Oxygen concentrator	4	0.082	0.328
Silt lamp	1	0.63	0.63

Lead apron	2	0.009	0.018
X-ray cassettes 12x15	10	0.014	0.14
X-ray cassettes 10x12	10	0.011	0.11
X-ray cassettes 8x10	10	0.008	0.08
C-Section set	2	0.015	0.03
Dressing set for ward	3	0.006	0.018
General instrument set	3	0.016	0.048
Dissecting instrument set	2	0.004	0.008
Cutting instrument set	2	0.009	0.018
Normal delivery set	2	0.016	0.032
Drip stand	10	0.002	0.02
D&C table/Delevry table	1	0.3	0.3
DR system for existing X-ray	1	3.695	3.695
Suction machine heavy duty	4	0.1348	0.5392
Total :-			35.0292

مزید برآں مذکورہ آلات کی فراہمی کیلئے حکومت نے کرنٹ سائیڈ سے 35.029 ملین روپے منظور کئے ہیں، واضح رہے کہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگر بونیر کو مورخہ -21-11-2017 کو متعلقہ فرمز کو (2017-18) Rate contracting کی روشنی میں سپلائی آرڈر دینے کی ہدایت بھی جاری کی گئی ہے۔

5714 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف ہسپتالوں میں غریب مریضوں کو ریلیف دینے کیلئے زکوٰۃ کے پیسے فراہم کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتالوں نے پوری شفافیت کے ساتھ اس رقوم کو غریب مریضوں کی سہولت کیلئے استعمال کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2015-16 کے دوران کس کس ہسپتال کو کس کس مد میں کتنی رقم دی گئی ہے، نیز کس کس مد میں کتنی رقم مستحقین کو دی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ 2015-16 کے دوران جن جن ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی مد میں رقم دی گئی، اسکی تفصیل ہسپتال وار بمعہ مریضوں کی تعداد درج ذیل ہے:

Hospital wise detail of utilized funds from Zakat on poor patients in 2015-16

S. No	Name of Hospital	Number of patients	Utilized funds
-------	------------------	--------------------	----------------

1.	DHQ Hospital Lakki Marwat	449	Rs.1530000
2.	LRH Peshawar	2636	Rs.12500000
3.	DHQ Hospital Timergara	-	Rs.1672000
4.	DHQ Hospital Mardan	-	Rs.2054000
5.	DHQ Hospital Alpuri Shangla	199	Rs. 506000
6.	DHQ Hospital Mansehra	-	Rs 1527000
7.	Khyber Teaching Hospital Peshawar.	1130	Rs.5000000
8.	Hayat Abad Medical Complex Peshawar	1641	Rs.5000000
9.	Ayab Medical Complex Abbottabad	285	Rs.575,248
10.	DHQ Hospital Daggur Buner	666	Rs.1471305
11.	DHQ Hospital Dir Upper	---	Rs.406000
12.	DHQ Hospital Bannu	---	Rs.1000000
13.	DHQ Hospital D I Khan	---	Rs.185319
14.	DHQ Teaching Hospital KDA Kohat	625	Rs.1756000
15.	DHQ Hospital Karak	938	Rs.1343478
16.	DHQ Hospital Chitral	762	Rs.636809
17.	DHQ Hospital Hangu	219	Rs.681829
18.	Saidu Group of Teaching Hospital Swat	1658	Rs 2359750
19.	DHQ Hospital Tank	456	Rs.744000
20.	DHQ Hospital Swabi	963	Rs.1144899
21.	DHQ Hospital Nowshera	3921	Rs.1720261
22.	DHQ Hospital Battagram	829	Rs. 943040

5715 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگر، ضلع بونیر کے علاوہ شانگلہ تحصیل پورن اور ضلع تورغر کی کئی سرحدی یونین کونسلوں کو بھی طبی سہولیات اور خدمات فراہم کر رہی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کیٹنگری بی ہسپتال ہونے کے باوجود مطلوبہ سٹاف یہاں دستیاب نہیں ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرجن، سپیشلسٹ ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل اور کلاس فور کے علاوہ سپورٹ سٹاف کی بھی کمی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ہسپتال میں ہر کیڈر کی خالی منظور شدہ آسامیوں کی نشاندہی کی جائے، نیز کیٹنگری بی ہسپتال کیلئے کن کن کیڈر کے کتنے سٹاف کی ضرورت ہوتی ہے اور ان پوسٹوں کو کب تک محکمہ خزانہ منظور کر کے محکمہ صحت کو کرے گا؟

جناب شہرام خان { سینئر وزیر (صحت) } : (الف) جی ہاں۔

(ب) سٹاف کے بارے میں مختصر خلاصہ اور تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔

(د) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں کل منظور شدہ مختلف کیٹگریز کے 282 آسامیاں ہیں جس میں 198 آسامیاں پر ہیں اور 84 آسامیاں خالی ہیں، مزید برآں مذکورہ ہسپتال میں منظور شدہ پر اور خالی آسامیوں کا خلاصہ بمعہ کیٹگری اور بنیادی سکیل ایوان کو فراہم کی گئی، میڈیکل افسروں کی نئی بھرتی کی فائل چیف سیکرٹری کو برائے منظوری بھیجی جا چکی ہے، منظوری کے بعد ان کی تعیناتی ہوگی اور سپیشلسٹس کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جا رہی ہے۔

5735 \_ محترمہ معراج ہمایون خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صحت انصاف کارڈ کی تقسیم شروع ہو چکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو صحت انصاف کارڈ کی تقسیم کب شروع ہوئی ہے اور کن کن ضلعوں میں ہو چکی ہے، نیز تقسیم کے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) ہاں یہ درست ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا نے صحت سہولت پروگرام کے تحت صحت انصاف کارڈ تقسیم کئے ہیں۔

(ب) صحت انصاف کارڈ کی تقسیم یکم جنوری 2017 سے شروع ہوئی تھی جو کہ 31 مئی 2017 کو اختتام پزیر ہوئی، اس دوران پورے صوبے میں 14 لاکھ 81 ہزار 532 کارڈز تقسیم کئے جا چکے ہیں، یکم دسمبر 2017 سے مزید 7 لاکھ نئے اور 3 لاکھ پچھلے سال کے خاندانوں کو صحت کارڈز دیئے جائیں گے، صحت انصاف کارڈ میں غریبوں کی نشاندہی بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے غربت کے سروے کے تحت ہوئی ہے، اس سروے کے مطابق جو لوگ رجسٹرڈ ہیں، ان لوگوں کی مالی حیثیت کو ایک خاص طریقے سے ترتیب دی گئی ہے، اس طریقہ کار کو Proxy Mean Testing Score (PMT Score) کہتے ہیں، یہ PMT Score صفر سے شروع ہوتا ہے اور 100 پر ختم ہوتا ہے، صحت انصاف کارڈ جن لوگوں کو فراہم کیا جا رہا ہے، ان کا PMT Score 32.5 ہے، جن کی تفصیل صحت سہولت پروگرام کی ویب سائٹ [WWW.Sehtsahulat.com.Pk](http://WWW.Sehtsahulat.com.Pk) پر دستیاب ہے۔

5737 \_ محترمہ معراج ہمایون خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم ٹی آئی ریفرام ایکٹ 2015 کے تحت صوبے کے بڑے ہسپتال بنی اوجی کی نگرانی میں کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پشاور کی تین ہسپتالوں کے ممبرز کے نام بتائے جائیں، نیز بی اوجی میں پرائیویٹ ممبران کی تقرری کا طریقہ کار بتایا جائے اور بی اوجی کے زیر نگرانی تینوں ہسپتالوں کی کارکردگی میں جو بہتری آئی ہے، اس پر روشنی ڈالی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) پشاور کے تین ہسپتالوں کے بی اوجی کے نام مندرجہ ذیل ہے۔

لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور:

(1) پروفیسر نوشیروان برکی چیئر مین (2) جناب شمس القیوم (3) میجر جنرل ریٹائرڈ ڈاکٹر امجد فہیم

(4) ڈاکٹر عبدالباری خان (5) ڈاکٹر میاں طاہر شاہ (6) جسٹس ریٹائرڈ میاں محمد اجمل صاحب۔

خیبر تدریسی ہسپتال پشاور:

(1) ڈاکٹر فیصل سلطان چیئر مین (2) شہانہ محمود (3) شاہ جہان (4) محسن خان (5) دلروز خان

(6) ڈاکٹر ندیم خاور۔

حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور:

(1) صاحبزادہ سعید چیئر مین (2) ڈاکٹر خالد خان (3) ڈاکٹر جہانزیب ملک (4) روبینہ گیلانی

(5) میجر جنرل ریٹائرڈ تاج الحق (6) راشد خان۔

بورڈ آف گورنرز میں ممبروں کی تقرری کیلئے صوبائی حکومت نے میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشن

ریفرنز ایکٹ 2015 کے تحت Search and Nomination Council قائم کی ہے، یہ کونسل

سات ممبرز پر مشتمل ہے، جس کے چیئر مین صوبائی وزیر صحت ہیں، یہ کونسل امیدواروں کی اہلیت اور ان

کی کارکردگی کی بنیاد پر حکومت (Cabinet) کو حتمی منظوری کیلئے سفارشات پیش کرتی ہے، حتمی منظوری

کے بعد ان کی تقرری کا اعلامیہ جاری کیا جاتا ہے۔

مزید برآں ایم ٹی آئی ایکٹ کی منظوری کے بعد درجہ بالا ہسپتالوں میں 24 گھنٹے اوپن ڈی کا اجراء

کیا گیا ہے، جس میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خدمات میسر ہیں، آئی بی پی شروع کی گئی ہے، جس میں انتہائی کم

فیس پر مریضوں کا معائنہ کیا جاتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ آپریشن کی سہولت بھی میسر ہے جو کہ تقریباً

نصف فیس پر کیا جاتا ہے، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی بنیاد پر جدید ترین مشینیں نصب کی گئی ہیں او

رانتہائی ایڈوانس اور پیچیدہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں، بہتر انتظامی اور مالیاتی کنٹرول کیلئے آئی ٹی کا نیا نظام کافی مفید ثابت ہو رہا ہے، بائیومیٹرک نظام کی فراہمی سے تمام سٹاف کی حاضری یقینی بنائی گئی ہے۔

5774 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر کھیل و سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ہر تحصیل میں سپورٹس سٹیڈیم/گراؤنڈ بنانے کا اعلان کیا تھا جبکہ تحصیل ڈگر PK-79 میں ابھی تک کوئی سرکاری سپورٹس سٹیڈیم/گراؤنڈ نہیں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے تحصیل ڈگر میں سٹیڈیم بنانے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز کب تک سپورٹس گراؤنڈ/سٹیڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر برائے کھیل و سیاحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ تحصیل ڈگر کے کھیل کا میدان منظور ہونے کے بعد ٹینڈر ہو چکا ہے۔

(ب) تحصیل ڈگر کے کھیل کا میدان منظور ہونے کے بعد ٹینڈر ہو چکا ہے اور اس پر عملی کام کیلئے فنڈز مہیا کر دیا گیا ہے۔

5780 \_ جناب بخت بیدار: کیا وزیر سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لوئر ڈیر میں لڑم ٹاپ کے مقام پر PTDC ہوٹل موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ہوٹل کب مکمل ہوا؛

(ii) مذکورہ ہوٹل کو محکمہ کے حوالے کیا گیا ہے یا نہیں، اور کب حوالے کیا گیا، نیز کیا مذکورہ ہوٹل کو لیہ پر دیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) ہوٹل کی تخمینہ لاگت اور عملہ تعیناتی کی تاریخ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر برائے کھیل و سیاحت): (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ لوئر ڈیر میں لڑم ٹاپ کے مقام پر PTDC ہوٹل موجود ہے۔

(ب) (i)، (ii) و (iii) کیلئے جواب (الف) ملاحظہ ہو۔

5783 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کی بڑے ہسپتالوں بشمول ضلعی و تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کیلئے سالانہ یا حسب ضرورت ادویات خریدی جاتی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ادویات قانونی طریقہ کار کے مطابق خریدی جاتی ہیں؛  
 (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبہ بھر کے ہسپتالوں کیلئے سال 2008 سے تاحال خریدی گئی ادویات، اخباری اشتہار، کمپنیوں کے نام، ادویات کے فارمولے، قیمت اور اقسام کے نام کی تفصیل ضلع وار اور تحصیل وار ہسپتال، الگ الگ فراہم کی جائے؟  
 جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہر ضلعی ہسپتال کو ادویات کی مد میں ایک مخصوص فنڈ مختص ہوتا ہے، جن سے وہ اپنی ضرورت کے مطابق میڈیسن کو آرڈینیشن سیل MCC کی منظور شدہ کمپنیوں کی لسٹ اور قیمت کے مطابق خریداری کرتے ہیں، ضلع وار صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلعی ہسپتالوں کی 2008 سے 2017 تک ادویات کی مد میں مختص فنڈ اور اخراجات کی تفصیل منسلک ہے، جہاں تک خریدی گئی ادویات کی تفصیل کا تعلق ہے تو اس کی تفصیل ہر ضلعی ہسپتال اور محکمہ صحت کے ڈائریکٹوریٹ میں قابل ملاحظہ ہے۔

5785 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ڈائیسلاز سفٹر موجود ہے؛  
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سفٹر میں کتنی ڈائیسلاز مشینیں موجود ہیں، نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران کل کتنے گردے کے مریض ان سے مستفید ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟  
 جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہسپتال کوہاٹ میں موجود ڈائیسلاز مشینیں اور ان سے مستفید ہونے والے گردے کے مریضوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	تفصیل	تعداد
1	رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد	180
2	ڈائیسلاز مشینوں کی کل تعداد	04
3	کارآمد حالت میں ڈائیسلاز مشین	03
4	سال 2014 کے دوران مریضوں کی کل تعداد	420

686	سال 2015 کے دوران مریضوں کی کل تعداد	5
419	سال 2016 کے دوران مریضوں کی کل تعداد	6
329	سال 2017 کے دوران مریضوں کی کل تعداد	7

5786 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ (PPHI) کا ادارہ صوبہ بھر میں صحت کے مختلف شعبوں میں قانونی طور پر کام کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ادارے کا صوبائی حکومت سے جن شرائط کے تحت معاہدہ ہوا ہے، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) (PPHI) کا ادارہ صرف 17 اضلاع کے 576 بنیادی مراکز صحت میں بنیادی صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ (PPHI) صوبائی حکومت کے ساتھ باقاعدہ ایک معاہدے کے تحت 17 اضلاع کے بنیادی مراکز صحت چلا رہی تھی، معاہدہ MoU اور نوٹیفیکیشن کی کاپیاں ایوان کو فراہم کی گئیں۔

### اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ Leave applications آئی ہیں: جناب محب اللہ خان، جناب سردار فرید، جناب جمشید خان، حاجی انور خان، جناب افتخار علی مشوانی، جناب وجیہ الزمان، میاں ضیاء الرحمان، الحاج ابرار حسین، الحاج صالح محمد خان، جناب سعید گل، جناب منور خان، جناب اعزاز الملک، محترمہ آمنہ سردار۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?  
(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The leave is granted.

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم! میرا کوسجین تھا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sorry. You were not here, its lapsed Rule کا یہ ہے کہ وہ

Lapse ہو گیا ہے، د معراج بی بی مائیک آن کرئی خو کونسچن بہ نہ اخلم، ہسپی خبرہ او کپہ، جی، معراج بی بی۔



محترمہ معراج ہمایون خان: تھینک یو، میڈم! میں ابھی آئی ہوں تو وہ کونسیجین ابھی اوپر والے سے لئے جا

رہے تھے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، آپ کا Already ہو چکا ہے۔

Ms: Meraj Humayun Khan: Anyway, thank you very much.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہو چکا تھا اور وہ نام میں نے مائیک پہ لیا تھا۔

محترمہ معراج ہمایون خان: اچھا، انصاف کارڈ کے بارے میں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز، مشتاق غنی صاحب! اور عنایت صاحب! یہ ذرا ان کو پلیز، ذرا آپ جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب مشتاق غنی اور جناب عنایت اللہ حزب اختلاف کے اراکین کو منانے کیلئے چلے گئے)

Madam Deputy Speaker: Honourable Senior Minister for Science & Technology and IT, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board-----

جناب عبدالکریم: میڈم! میری کال آئینشن ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کال آئینشن ابھی لے رہے ہیں، ابھی لے رہے ہیں، اس کے بعد۔

جناب عبدالکریم: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ہاں، کال آئینشنز میں لے رہی ہوں، آپ کا یہ پڑا ہے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ

2018 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker, I on behalf of the honourable Senior Minister for Science and Technology, to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

Madam Deputy Speaker: ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 11 may stand of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 11 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ

2018 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Senior Minister for Science and Technology, Law Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2018, may be passed?

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honourable Senior Minister for Science and Technology move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2018, may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2018, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 14 & 15, Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once. Law Minister, please.

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honourable Chief Minister to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

Madam Deputy Speaker: 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترميمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2018, may be passed.

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honourable Chief Minister to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2018, may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2018, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

Madam Deputy Speaker: Call Attention-----

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Okay, the last Bill, sorry I am sorry, the last Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کی خواتین کو مقام کار پر ہراساں کرنے کے

خلاف تحفظ، مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: The last Bill, item 16 & 17, Minister for Law on behalf of the Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honourable Chief Minister to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 7 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کی خواتین کو مقام کار پر ہراساں کرنے کے

خلاف تحفظ، مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be passed.

Minister for Law: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be passed.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لائے)

(شور)

جناب فخر اعظم وزیر: No, no، اس میں میڈم! میری امینڈمنٹ شامل ہے۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. 'Call Attention Notices': Mr. Abdul Karim Khan-----

(Pandemonium)

جناب عبدالکریم: پلیز-----

(شور)

جناب عبدالکریم: یار لڑ غونڈی موقع را کبری سلیم خان!

(شور)

Madam Deputy Speaker: Abdul Karim Khan! Carry on.

توجہ دلاؤ نوٹس با

جناب عبدالکریم: شکریہ۔ میڈم! میں وزیر برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع صوابی کا 52 percent Tobacco growing area ہے، اس طرح ٹوبیکو سب سے بھی اس تناسب سے بنتا ہے، سینئر منسٹر جناب شہرام ترکئی کی چیئر مین شپ میں ایک فیصلہ چند ماہ قبل ہوا تھا جس کے تحت محکمہ ایکسائز نے ٹوبیکو سب سے بقایا جات کلیر کر کے فنانس سے ریلیز کرنے تھے اور یہ فیصلہ ہوا تھا کہ 458 ملین بقایا جات کلیر کر کے جس میں تاحال 110 ملین کلیر ہوئے ہیں باقی سال 2013-14، 2014-15، 2015-16 اور 2016-17 کے بقایا ہیں۔

میڈم سپیکر! زمو نبر۔-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق صاحب! آپ ذرا یہ سنیں، ان کا سنیں، جواب دیں۔

جناب عبدالکریم: میڈم سپیکر! ستاسو توجه مو پکار ده، زمونر د Tenure درې میاشتی پاتې دی، دې وخت سره زما د ضلعې د ټوییکو سیس موجوده د فنانس ریکارډ نن نه دوه ورځې مخکې 403 ملین بقایا دی چې هغه به مونږه د صوابی په خلقو باندې خرچ کوو، میڈم! دا هغه فنډ نه دے چې مونږ ته به ډائریکټیو پکار وی، دا زما د صوابی د کاشتکارانو پیسې دی، دا زما د صوابی د زمیندارو پیسې دی، ستاسو د دې موجوده کینټ سینیئر منسټر شہرام خان په ډائریکټیو چې د کمیټی هغوی چیئرمین وو، میڈم! زما تاسو نه دا درخواست دے، د شہرام خان په خله خو اونشوه خو توکل کوو چې زمونږ د سپیکر صاحب په چیئرمین شپ کبني یو سپیشل کمیټی جوړه کړی چې دا 403 ملین روپي زمونږ د صوابی د خلقو پکار راشی او ریلیز شی، زما تاسو نه دا ریکویسټ دے چې دا سپیکر صاحب پکبني چیئرمین کړو، هغه د دې کمیټی مشر کړی او Date ورکړی، Specific date ورکړی چې په هفته کبني دننه دننه د دې جواب راشی، ډیره مهربانی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، Karim Khan! You are right، اس په ہم ایک کمیټی کاوه دیتے ہیں Under the Chairmanship of the Speaker اور سپیکر صاحب کی پھر مرضی ہے کیونکہ وہ خود صوابی بھی سے ہیں تو صوابی سے وہ۔۔۔۔۔

جناب محمود جان: میڈم سپیکر! زما هم یو ډیره اهم ایشو ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: په دې باندې؟

جناب محمود جان: جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان: تھینک یو، میڈم! څنگه چې زمونږ کریم خان ورور اووئیل چې د دوئ د صوابی د چقندرو خبره ده، دغه رنگ زما د پېښور د چارسدې او د مردان د عوامو د گنو مسئله ده، چې څنگه د دوئ د پاره کمیټی جوړېری نو هم دغه رنگ کمیټی کبني د د گنو هم دا شے حساب کړی چې د سیس پیسې دوئ غواړی نو دغه رنگ دا پیسې زمونږ د خپل ډسټرکټ پېښور، مردان او د چارسدې د عوامو حق غواړمه چې دا د هم زما په دې خلقو باندې اولگولې شی

او دا زميندارو سره د زياتې نه کيږي، نو مهرباني او کړئ چې دا هم ديکښې شامل کړئ جی۔۔۔۔

(شور)

جناب محمود جان: نہیں جی، وہ چقدر کی بات کر رہے ہیں تو میں گنے کی کی بات کر رہا ہوں، ٹو بیکو۔۔۔۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، محمود جان صاحب! مجھے جو اپنے ایڈوائزرز وہ دے رہے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ والا جو کیس ہے، Already یہ فوڈ کی سٹینڈنگ کمیٹی ڈسکس کر رہی ہے، آپ والا تو یہ الگ ہے۔

جناب محمود جان: میڈم! فوڈ والا، یو منٹ، دوئی خوئی ڈسکس کوی، دا خبرہ تھیک ده جی خو تقریباً دوہ میاشتی او شوې جی، کرشنگ سیزن ختمیدونکے دے او دا کمیٹی به په دې خبره کله کوی، په دې باندې سپیکر صاحب رولنگ هم ورکړے دے، Implementation پرې نه کيږي، نو مهرباني او کړئ چې څنگه د دې د پارہ تاسو یو سپیشل کمیٹی جوړوئ او پینځه ورځو کښې ئې راغواړئ، دغه رنگ یو سپیشل کمیٹی د گنود پارہ هم جوړه کړئ او پینځه ورځو کښې ئې راوغواړئ، دا به زیاتې وی چې د سپیکر صاحب خپله حلقه ده، د هغې د پارہ به کمیٹی جوړیږي او کسان راغوبنتې کيږي او زمونږ څوک سپیکر یا دغه نشته او هغه خبره به نه کيږي، نو لهدا په دغه باندې تاسو ایکشن واخلي جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب! اودریرہ، دا عنایت، بیا I will come back محمود جان! ستا د خبرې هغې کښې جواب درکوم۔ جی عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلديات)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مجھے اگر ایک منٹ دیں گے، میں وہی بات کرنا چاہتا ہوں، ایک تو میں اپوزیشن کے دوستوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے اور مشتاق غنی صاحب کے Delegation کے اوپر Positive respond کیا، ہمارے درمیان ایک Understanding بنی ہے اور اس پہ وہ آئے ہیں، یہ جو Rule 48 کے تحت بابک صاحب نے نوٹس دیا تھا، وہ اس کو Withdraw کریں گے اور جو Standing Committee on Administration ہے، کیونکہ وہ Relevant Standing Committee ہے، اس کو ریفر کیا جائے گا، یہ کون کسین وہاں ڈسکس ہوگا۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Standing Committee on Administration.

سینیئر وزیر (بلدیات): Standing Committee on Administration، یہ Relevant

Committee ہے اس کی۔۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): دوسری یہ، میڈم! آپ Decide کرے گی کہ ایک ٹائم فریم کے اندر اندر اس کے اوپر ڈسکشن ہو اور وہ رپورٹ اسمبلی کے اندر آ جائے اور جو دوسری بات محمود جان صاحب نے اٹھائی ہے، اس پہ میری گزارش یہ رہے گی کہ۔۔۔۔۔

جناب محمود جان: میڈم!۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمود جان! پلیز، سنا د خبری جواب در کوی عنایت صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میری گزارش ہے کہ چونکہ کریم خان صاحب کی جو کال آٹینشن نوٹس ہے، وہ ریکارڈ پہ موجود ہے، اسلئے وہ اس پہ ڈیمانڈ کر رہے ہیں کہ سپیکر صاحب کی قیادت میں اس کیلئے ایک کمیٹی بنا دی جائے، میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ ٹریڈی بنچر کا ممبر ہے، کل آپ اس کو ایمر جنسی کے طور پر لے لیں، کل کال آٹینشن نوٹس لے آئیں یا ایڈجرمنٹ موشن لے آئیں اور حکومت کو تھوڑا اتنا موقع دیں کہ حکومت اس پہ ان کو Respond کر سکے، Financial matter ہے، اسلئے میں ان سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ وہ کوئی Written چیز لے آئیں تاکہ حکومت اس پہ Respond کر سکے، کیونکہ مجھے لگتا ہے یہ دونوں Different matters ہیں اور Different areas ہیں، اسلئے آپ بے شک اس کیلئے بھی کمیٹی بنا دیں، یہ محمود جان صاحب کا بنیادی حق ہے، بے شک اس کیلئے بھی کمیٹی بنا دیں لیکن میری Contention یہ ہے کہ اس پہ کوئی Written وہ لے آئیں، حکومت کا Response آ جائے گا، اگر حکومت کے Response سے وہ کل مطمئن نہیں ہوئے تو آپ ایمر جنسی بنیادوں پر اس کو لے لیں اور پھر وہ بھی کسی متعلقہ کمیٹی کو ریفر کریں، اس حوالے سے یہ میری تجویز ہے۔

Madam Deputy Speaker: You are hundred percent right.

جناب محمود جان: میڈم! زہ دا وا ایم۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یو منٹ، You are hundred percent right, Inayat Sahib!

Totally You are hundred percent right کیونکہ میں بھی ابھی سوچ رہی تھی کہ ٹوبیکو اور یہ Different issues ہیں، علاقے بھی Different ہیں، کاشت بھی Different ہے تو اس کیلئے تو



ٹھیک ہے، یہ کریم خان کا تو سپیکر صاحب کے Under ہے، محمود جان والا پوائنٹ بھی بہت Valid ہے، انہوں نے دو تین دفعہ اٹھایا ہے لیکن مجھے اپنے سیکرٹریز کہہ رہے ہیں کہ Because اگر ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے Already تو دوسری ہم اس وقت نہیں بنا سکتے، For anyway۔۔۔۔۔  
 جناب محمود جان: میڈم!۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: For anyway, let me finish, anyway.  
 (Pandemonium)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس وقت دوسری نہیں بنائی، جیسے عنایت صاحب نے کہا ہے، آپ کل لے آئیں۔  
 (شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے محمود جان! اس طرح ہے کہ آپ کا جو ہے فوڈ کا، پلیز، قلندر صاحب! آپ ذرا اس پہ مجھے Response دے دیں فوڈ والا، کیونکہ ایک کمیٹی ہے لیکن وہ ٹائم فریم مانگتے ہیں نا، Mehmood Jan and he is very right.  
 (شور)

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میڈم سپیکر! یہ اس کا سوال بھی لائے تھے محمود جان اور اس کے بعد پھر انہوں نے کال آٹینشن بھی لائی ہے، ان کو تین چار دفعہ میں فلور آف دی ہاؤس جواب بھی دے چکا ہوں، جو نوٹیفیکیشن گورنمنٹ کا ہے، وہ ہمارے صوبے KPK کا ہی نہیں ہے بلکہ پنجاب کا بھی وہی ہے اور سندھ کا بھی وہی ہے، 180 روپے اور 175 روپے ہیں، ہماری Rate fixed ہے، وہی ریٹ ہے، وہی نوٹیفیکیشن ہے اور کورٹ نے بھی یہی آرڈر کر دیئے ہیں، اب اس وقت جو مسئلہ ہے، آپ کو پتہ ہے کہ پنجاب والے روڈ پہ ہیں، سندھ والے روڈ پہ ہیں، ان کے وزیر اعلیٰ کتنے Tense میں ہیں، ہمارے صوبے اور لوگوں کی روایت اچھی ہے، ہمارے Growers اچھے ہیں، ملز مالکان سے بھی میں نے یہی کہا کہ آپ کا 180 روپے جو ریٹ ہے، آپ نے یہی Payment کرنی ہے، ہم اس پر کوئی Compromise نہیں کرتے، ہم Growers کے ساتھ کھڑے ہیں لیکن میں یہ چاہ رہا ہوں، گورنمنٹ یہ چاہ رہی ہے، کیونکہ ہم شوگر ملز مالکان کو سبسڈی بھی نہیں دیتے، دوسرے صوبوں میں ان کو سبسڈی بھی مل رہی ہے، وہ ایکسپورٹ بھی کر رہے ہیں، ان کو وہ بھی اجازت نہیں دیتے شوگر کی، یہ ساری چیزیں، ادھر سے بھی ہماری سختی ہے کیونکہ ہمارا صوبہ اس قابل نہیں ہے، ہمارے پاس Financial اتنے نہیں ہیں کہ ہم ان کو سبسڈی بھی دیں، اسلئے ہم نے ان کو کہا ہے کہ نہیں آپ نے ایک وسیع، اور ہم

اس کو واپس بھی کر رہے ہیں اور اس پر ہم سختی سے اور کورٹ نے بھی دے دیا ہے کہ وہ یہی Payment کریں گے ان شاء اللہ، یہ ابھی نوٹیفیکیشن ہے، بالکل نوٹیفیکیشن کے Against وہ جا ہی نہیں سکتے، Growers کا، میرا جو انٹرسٹ ہے یا گورنمنٹ کا جو انٹرسٹ ہے یا ڈیپارٹمنٹ کا جو انٹرسٹ ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارا گنا ان کے پاس چلا جائے، Weight ان کے پاس چلی جائے، یہی گنا کھیتوں سے نکل جائے، یہ چونکہ زمین خالی ہو جائے گی، وہاں ہماری گندم بوائی کا وقت گزر رہا ہے، وہاں یہ ہو جائے اور یہ ہمارے Growers کے بڑے فائدے میں ہے، یہ دیتے ہیں ان کو، وہ اپنا گنا ان پر بیچتے ہیں، گنا وہ لے لیں، اس کے بعد وہ انکار ہی نہیں کر سکتے، نوٹیفیکیشن ہے 180 روپے کا، کورٹ کا آرڈر ہے 180 روپے کا، وہ کس طرح نہیں دیں گے لیکن اس وقت ہم ان پر، اس وقت وہ کرتے ہیں، ہم نے ان کو یہی کہا ہے اور وہ ہمارے پاس بغیر میرے Respectable Mehmood Jan کے کسی کو کوئی Written ابھی تک کسی نے Complaint نہیں کی، ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ دیکھیں ایگریکلچرل کا ڈی جی اور انڈسٹری کا ڈائریکٹر، اس کے بعد Growers کا نمائندہ، اس کے بعد شوگر ملز مالکان کا نمائندہ، یہ سب بیٹھتے ہیں اور Indicative price مقرر کرتے ہیں، یہ سب اس Price پر ہمارے پاس بیٹھے ہوئے ہیں اور کین کمشنر جو ہیں، وہ فوڈ ڈائریکٹر ہیں، وہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ہر ڈسٹرکٹ میں ڈپٹی کین کمشنر ہے، یہ سب لوگ ہمارے پاس On page ہیں، ان کے ساتھ تھوڑا سا جو مسئلہ رہا ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارے Growers، کسانوں کا جو گنا ہے، یہ فیلڈ میں نہ رہ جائے، زمینوں میں نہ رہ جائے اور ہمارا بالکل کوئی بھی Compromise نہیں ہے، کورٹ بھی ان کے خلاف فیصلہ دے چکا ہے، ہمارا نوٹیفیکیشن بھی 180 روپے ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ نہیں کریں گے لیکن اگر ابھی اس کو، جیسے ہم پنجاب میں بیٹھے ہوئے ہیں، جیسے سندھ میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہاں 135 پر ہے، 145 پر ہے، ڈیڑھ سو پر ہے، وہ لوگ دے رہے ہیں، ہم نے ابھی ڈی آئی خان والوں کو بھی یہی کہا ہے کہ وہ بھی گنا دے رہے ہیں، اسلئے کہ یہ گنا جب ان کے پاس چلا جائے گا، پھر اس کے ساتھ ہم نے ان کو 180 روپے کا نوٹیفیکیشن کیا ہے، یہی ان سے اب

Payment گوانی ہے اپنے Growers کو ان شاء اللہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: قلندر صاحب! تا تہ راحم یو منٹ۔

وزیر خوراک: اچھا، دوسری اس سے بڑی بات۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، قلندر صاحب تھینک یو۔

وزیر خوراک: دوسری بات، ایک منٹ، وہ اس سے ہٹ کر میڈم سپیکر! کہ اس کی ذمہ داری سپیکر صاحب نے لے لی ہے، اس دن سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ میں اس کو چیئر کروں گا، میں ہیڈ کروں گا، میں اس کا انتظار کر رہا ہوں کہ کب وہ چیئر کرتے ہیں اور کب ہمیں بلاتے ہیں، اس میں ہم ملز مالکان کو بھی بلاتے ہیں، چونکہ یہ ایک Verdict ان کا آگیا ہے، اس کا میں Guess کر نہیں سکتا، میری ریکویسٹ ہے کہ وہ کچھ ٹائم ہمیں دیں، ہم Growers کو بلا لیتے ہیں، ملز مالکان کو بلا لیتے ہیں اور ساری باتیں محمود جان کے سامنے ان شاء اللہ دوبارہ ڈسکس کریں گے، دو تین دفعہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی یہ چیز ڈسکس ہو چکی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب! میں Just play neutral، میں اس وقت Neutral بات کرتی ہوں، بالکل 180 روپے پر نہیں لے رہے، نمبر ون، زمینداروں نے Already گئے کاٹ دیئے، Because وہ گندم، میں مردان سے ہوں، اسلئے مجھے پتہ ہے کہ وہ زمینوں سے کاٹ لئے کیونکہ وہاں گندم کی کاشت لیٹ ہو رہی ہے تو یہ I don't know کہ کمیٹی کر رہی ہے تو کہاں جائیں؟ جی محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان: تھینک یو، میڈم سپیکر! قلندر لودھی صاحب نے کہا کہ کوئی Application نہیں آئی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمود جان: کوئی Application نہیں آئی تو میں ایک Responsible بندہ ہوں، میں ایک Responsible بندہ ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس ٹھیک ہے، آپ ایک Application۔۔۔۔۔

جناب محمود جان: میں Elected MPA ہوں، میں نے Written دے دیا، میڈم! ابھی تک جو لوگوں کو Payment کی گئی ہے، 150 روپے ہو رہی ہے ابھی۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل آپ Written پہ لے آئیں نا، Writing میں، باچا صاحب!

(شور)

جناب عبدالکریم: میڈم! یہ تو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کی کمیٹی بن گئی ہے نا، اوکے، یہ کمیٹی ذرا میں Announce کروں کریم شاہ!-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ میں ہاؤس کو ذرا Put کرتی ہوں کریم خان کا، I announce herewith the Special Committee under the Chairmanship of Asad Qaisar Sahib, Speaker of the Assembly for Tobacco issues and to reports or submit the report to the House within a month. Members of Special Committee will be constituted by the honourable Members ہاؤس Agree کرتا ہے اس کمیٹی کو؟

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کمیٹی کو Agree کرتا ہے تو 'Yes' کہیں نا؟ اراکین: جی ہاں۔

سید محمد علی شاہ: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، باچا صاحب! پھر آپ کے پاس آتی ہوں۔

ایک رکن: Ten days۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Ten days تو بہت کم ہیں، Two weeks میں کرتی ہوں، ابھی سینیٹ کا الیکشن

بھی ہے، Two weeks، Two weeks okay، ہو گیا۔ جی باچا صاحب!

سید محمد علی شاہ: دیرہ مہربانی، میڈم سپیکر! لبرہ توجہ غوارم۔-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی، باچا صاحب!

سید محمد علی شاہ: میڈم! زمو نورد درگئی۔-----

(شور)

Madam Deputy Speaker: Order in the House please. Ji Bacha! Carry on.

سید محمد علی شاہ: درگئی کبھی چچی کوم یو تمبر ۱۰ پو پہ 1986 کبھی Establish شوے وو، دا نوٹیفیکیشن ما سرہ دے، د کوہستان نہ چچی بہ کوم تمبر راتلو، ہغہ بہ

درگئی تہ راتلو، د تیرو شیپرو میاشتو نہ ہغہ تمبر مارکیٹ، ہغہ تمبر ڍپو بند پروت دے او پہ زرگونو مزدوران پکبئی بی روزگارہ شو، میدم سپیکر! پہ کروونو روپی انکم بہ گورنمنٹ تہ راتلو، ہغہ ختم شو، دیکبئی چئی کوم ڍستری بیوشن بہ کیدو، ہغہ بہ د درگئی نہ کیدو او میدم سپیکر! سیکرتری پکبئی دا دی لیترز ما سرہ دی، ہیڈ کوارٹر تہ ئی پکبئی لیترز کری دی، خپل چیف کنزرویتر تہ ئی پکبئی لیترز کری دی، دی ایف او پکبئی لیترز کری دی خو چئی خو پوری۔۔۔۔

(شور)

سید محمد علی شاہ: میدم! لہرہ توجہ غوارم۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okay, carry on, carry on.

سید محمد علی شاہ: پہ In writing کبئی اوسہ پوری یو نوٹیفیکیشن ہم نشتنہ، نہ پہ In writing کبئی خہ شتہ چئی دا ڍپو د بند شی خود تیرو شیپرو میاشتو نہ دا ڍپو بند دے، چئی سیکرتری لہ خو نو ہغہ وائی چئی زہ ترې نہ یم خبر، چئی دی ایف او سرہ ملاویرو نو ہغہ ترې نہ دے خبر، گورنمنٹ ترې نہ دے خبر، نو زما Kindly دا د ٲول ملاکنډ ڍویژن مسئلہ دہ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز، اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں اور لاء منسٹر اس کا جواب دے گا، لاء منسٹر۔

سید محمد علی شاہ: عنایت اللہ خان بہ جواب را کری جی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: خوک، او کے عنایت اللہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: دا د ٲول ڍویژن مسئلہ دہ میدم سپیکر۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میدم! ویسے میں بھی ان کا Concern share کرتا ہوں کیونکہ میں بھی اس ڈویژن سے تعلق رکھنے والا ہوں اور میں Frankly وہ تو نہیں کروں گا کہ مجھے کسی چیز کا پتہ نہ ہو اور میں Respond کروں، میرے پاس معلومات کی کمی ہے، اگر مجھے موقع دیں گے تو میں Information collect کر کے Proper جواب ان کو دوں گا اور اگر یہ Situation ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو اینٹ وہ ہے، ہم سب اس Concern کو شیئر کرتے ہیں، ملاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھنے والے جتنے لوگ ہیں لیکن Let me take the viewpoint of Environment

Department, Forest Department اگر وہ چاہتے ہیں تو میں فلور آف دی ہاؤس پہ آپ کو  
 انفارمیشن دوں گا اور اگر Privately چاہتے ہیں تو اب میں پرائیویٹ ہی دوں گا، I will get back  
 Insha Allah tomorrow in the Assembly  
 محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، اوکے، باچا I think کہ یہ ان کا جواب بہت Valid ہے کیونکہ اس طرح یہ پوائنٹ  
 آف آرڈر پہ آگیا تو اگر آپ Writing میں دے دیں تو ان کا پوائنٹ بہت Valid ہے، جواب جو  
 ہے۔۔۔۔۔

سید محمد علی شاہ: جی جی، کل جواب دے دیں مگر کل Kindly منسٹر صاحب! اگر اسمبلی کے فلور پر ہمیں  
 جواب دے دیں تو ان کی مہربانی ہوگی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، عنایت اللہ صاحب!

سینیئر وزیر (بلدیات): میں خود Information collect کر کے، ٹھیک ہے کل ان شاء اللہ۔۔۔۔۔  
 سید محمد علی شاہ: کل دے دیں۔

جناب محمد شیراز: میڈم سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر! میں بھی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب! شیراز صاحب، تاسو نہ مخکبندی، جی، شیراز  
 صاحب۔

جناب محمد شیراز: شکریہ، میڈم سپیکر! میں سب سے پہلے۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میں پوائنٹ آف آرڈر پر۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: واپس راخم تاسو تہ، د شیراز صاحب وخت دے۔

جناب محمد شیراز: شکریہ، میڈم سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میں پوائنٹ آف آرڈر پر۔۔۔۔۔

**Madam Deputy Speaker:** Please you sitdown, I am coming back to  
 you, Sheeraz Sahib!

جناب محمد شیراز: شکریہ، میڈم سپیکر! جس طرح میڈم! آپ نے کمیٹی ٹوبیکو سیس پر بنائی ہے، اس میں

ایک توجہ ممبران اسمبلی صوابی سے تعلق رکھتے ہیں، ان سب کو اس کمیٹی میں، کم از کم یہ شکریہ ادا کر دوں

کہ آپ نے شارٹ ٹائم جو دو بیٹے دیا کہ اس کے ساتھ ہائیڈل پرافٹ پر جو صوابی کا ہمارا Duel ہے، اس کو بھی

اس کمیٹی میں شامل کیا جائے تاکہ اس کا بھی فیصلہ سپیکر صاحب کے چیئرمین کے ساتھ ہو جائے تو یہ اچھا ہے  
 گا۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کس کو شامل کریں؟

جناب محمد شیراز: ہائیڈل پرافٹ، نیٹ ہائیڈل پرافٹ، نیٹ ہائیڈل پرافٹ۔

Madam Deputy Speaker: Please for goodness sake, what are you doing today?

اب ہائیڈل کا کہاں ہے، ٹوبیکو کہاں ہے، گنا کہاں ہے؟ ساروں کا Mixup نہ کریں، ہائیڈل پر ہو گا لیکن الگ ہو گا، ٹوبیکو سب سے کی بن گئی ہے، جی جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، میڈم سپیکر! میں آپ کے توسط سے دونوں وزراء تعلیم کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف صاحب! ستاسو او د مشتاق صاحب اپینشن غواہی۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر! صوبائی حکومت نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ ٹیچرز کو بھرتی کرنے کیلئے پروفیشنل کوالیفیکیشن کی شرط ختم کی گئی تھی اور اس میں جو بھی لوگ ہیں ماسٹریوں کے، وہ لوگ اگر اس میں اپلائی کر سکتے ہیں، ابھی وہ ٹھیک ہے، پشتو کیلئے انہوں نے ایس ایس ٹیز کی ایڈورٹائزمنٹ کی ہے اور اس میں دوبارہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ غلطی سے ہوا ہے، اس میں ان کیلئے پروفیشنل کوالیفیکیشن رکھی گئی ہے، نو د ا د ہ چچی پہ یو کو تہ کبھی او رہی او ژمہ نہ کبیری، ایک یہ کہ اس کی وضاحت منسٹر ایلیمینٹری

ابجو کیشن فرمائیں۔ دوسری بات میڈم سپیکر! بہت سیریس ہے، And that about the Public Service Commission کہ ان کے پرچے ٹی ایم اوز کے جو امتحان ہوئے ہیں 31 جنوری کو، پورے سوشل میڈیا، پرنٹ، الیکٹرانک میڈیا پر اس کی جو چیزیں آئی ہیں اور وہاں پر جو امیدوار متاثر ہوئے ہیں، کیونکہ وہاں سے Whatsapp پر موبائل سے، اندر جانے کی اجازت دیکر Examination Hall سے پیپرز آؤٹ ہوئے ہیں اور جو ذہین مستحق لوگ تھے، ان کی حق تلفی ہوئی ہے، اسی طرح این ٹی ایس میں بونیر میں یہ واقعہ ہوا ہے، وہاں پر بھی پیپر آؤٹ ہوا ہے تو میرا مطالبہ ہو گا اس فلور پر اور آپ سے میری گزارش ہوگی کہ اس چیز کی مکمل انکوائری کی جائے اور اگر پبلک سروس کمیشن جیسے ادارے کے خلاف بھی اس طرح کے الزامات آتے ہیں اور اگر وہ True ثابت ہوتے ہیں تو بہت بڑی میرے خیال میں میرٹ کی

دھجیاں اڑ رہی ہیں، ان دونوں پوائنٹس میں متعلقہ منسٹر ہائر ایجوکیشن، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ان کا مجھے جواب چاہیے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف صاحب! یہ Respond کریں پلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ممبر صاحب نے جو کہا ہے پرو فیشنل کوالیفیکیشن کا، وہ یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ باقی سارے ہم نے Abolish کر دیئے ہیں لیکن Specifically اگر یہ پشتو کیلئے رکھا گیا ہے تو یہ میں پتہ کر لوں گا کہ یہ پہلی دفعہ میں نے آپ سے، یہ ابھی مجھے پتہ چلا ہے، مجھے پتہ نہیں تھا اس کا، میں آج پتہ کر لیتا ہوں کہ اگر باقیوں کیلئے ہے تو اس کیلئے کیوں نہیں ہے؟ تو ایک ہی سسٹم ہو گا، یہ بات آپ کی ٹھیک ہے کہ اگر باقیوں کیلئے نہیں ہے تو اس کیلئے بھی نہیں ہونا چاہیے، آج میں پتہ کر لوں گا ان شاء اللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، لاء منسٹر! پلیز۔

سینیٹ الیکشن کے انعقاد کیلئے اسمبلی چیئرمین استعمال کرنے کی اجازت

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میڈم سپیکر! میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد انضباط و طریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 240 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ قاعدہ 245 کو معطل کیا جائے اور اسمبلی چیئرمین کو 3 مارچ 2018 کو سینیٹ الیکشن کے سلسلے میں بطور پوٹنگ اسٹیشن استعمال کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

(شور)

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا دے خہ وائی؟ دے فخر اعظم خوزہ ڊیرہ۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یو منٹ، یو منٹ، زہ دا Put کوم نو، میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد انضباط و طریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 240 کے تحت تحریک پیش کرتی ہوں کہ قاعدہ 245 کو معطل کیا جائے اور اسمبلی چیئرمین کو 3 مارچ۔۔۔۔

(مداخلت)

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that rule 245, may be suspended under rule 240, to allow Senate Election in



the Assembly Chamber? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Rule 245 is suspended under rule 240 and allowed the Senate Election in the Assembly Chamber of Khyber Pakhtunkhwa. Ji Inayat Sahib!

### رسمی کارروائی

سینیئر وزیر (بلدیات): میں یہ بات ہاؤس کو Repeat کروں گا کہ اس Commitment پر ہم ان کو لے آئے ہیں کہ اس کونسل کو سٹینڈنگ کمیٹی آن ایڈمنسٹریشن کو ریفر کیا جائے، یہ جو فخر اعظم وزیر صاحب کا احتساب کے حوالے سے کونسل تھا، دیکھیں جو میں سمجھتا ہوں، یہ اس حکومت کا ایک فلگ شپ، ایک لحاظ سے آپ سمجھیں کہ ایک پراجیکٹ تھا اور اس کے اندر کوئی پرابلمز آئے ہیں، میرے خیال میں یہ اس حکومت کے حق میں بھی ہے کہ کمیٹی کے اندر جا کے اس کو Thrashout کیا جائے اور اس کے اندر جو Difficulties اور مشکلات ہیں، وہ بھی ممبران کے ساتھ شیئر کئے جائیں، تو میرے خیال میں اس میں حکومت کا کوئی نقصان نہیں ہے، اسلئے اسے سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، لیکن اس میں یہ ہو گا کہ بائک صاحب نے Already-----  
سینیئر وزیر (بلدیات): میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عنایت صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ سلیکٹ کمیٹی میں، سلیکٹ کمیٹی میں بھی کوئی برائی نہیں ہے، یعنی میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا فلگ شپ پراجیکٹ ہے، اس پر اگر کوئی ڈیبٹ اور غور و فکر ہو تو یہ حکومت کیلئے نیک نامی کا باعث بنے گا، اس پر کونسلرز لوگ Raise کرتے ہیں، حکومت کو ایک موقع ملے گا، ایک پلیٹ فارم ملے گا کہ جس کے اندر حکومت Properly اسمبلی کے ممبران کو، پارلیمنٹری لیڈرز کو بریف کر سکیں اور جو Difficulties ہیں، ان Difficulties کو Jointly دیکھ کر Thrashout کریں اور

اس-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، عنایت صاحب! لیکن اس میں دو چیزیں اب میں کہتی ہوں، ایک تو انہوں نے اس پر ڈیبٹ کیلئے نوٹس دیا ہے، تو ڈیبٹ پھر Withdraw کریں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میڈم! وہ Withdraw کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Let me complete, I haven't completed it. ایک تو وہ Withdraw ہوگا، نمبر ون۔ نمبر ٹویہ جو ہے سلیکٹ کمیٹی کے پاس نہیں جائے گا، یہ سیشنل کمیٹی کے پاس، سلیکٹ کمیٹی کے پاس صرف بلز جاتے ہیں تو یہ سیشنل کمیٹی کے پاس جائے گا۔  
سینیئر وزیر (بلدیات): ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، اوکے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بایک صاحب!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بایک صاحب! And then you، بایک صاحب، کے بعد آپ کو ٹائم دیتی ہوں۔  
جناب سردار حسین: ستاسو شکریہ ادا کوم، د عنایت اللہ خان ہم شکریہ ادا کوم چپی سپیشنل کمیٹی تاسو د ہغی د پارہ Constitute کرہ، شکریہ ادا کوم خو چپی کوم نوٹس ما ور کرے دے، میڈم! ظاہرہ خبرہ دہ، پہ ہغہ کمیٹی کنبی بہ ٲول ہاؤس نہ کنبینی، دا خود مفاد عامہ یوہ دومرہ لویہ مسئلہ دہ چپی مونر۔ غوارو، زمونر خواہش دا دے چپی مونر پہ ہاؤس کنبی ہم پہ ہغی باندی ٲیبیت او کرو، ٲول ممبران د پہ ہغی کنبی Participation او کری او چپی میڈیا تہ ہم ٲتہ اولگی، د حکومت Response ہم راشی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دوارہ یو خائے کیدی شی۔

جناب سردار حسین: نہ جی، نہ میڈم! دا ٲیر اہم دے، دا ٲیر اہم دے، یوہ۔ دویمہ خبرہ میڈم! دا۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی! میں آپ کو ٹائم دیتی ہوں، Let him finish۔

جناب سردار حسین: ستاسو نوٹس کنبی دویمہ خبرہ راوستل غوارم دا آتیم نمبر بارہ، پہ آتیم نمبر بارہ کنبی د آنریبل ایم پی اے صاحب امنڈمنٹ وو، ہغہ بلڈوز شو، دویمہ نن تاسو د ہاؤس نہ ٲیوس او کرو، د یو طرف نہ جواب راغلو 'Yes' د بل طرف نہ جواب راغلو 'No' او مونر ریکویسٹ او کرو چپی کاؤنتینگ او کری، آیا دا کوم خلق چپی ستاسو مخی تہ ناست دی، بیا د دوئی ذمہ داری نہ جو ٲیری، تاسو لہ چٲت در کری چپی تاسو کاؤنتینگ او کری، زہ خو وایم چپی دا کھلاؤ خلاف ورزی او شوہ، دا رولز مونر 'No' وٹیلی دی، ٲکار خودا وہ چپی

کاؤنٹیننگ شوے وے ، تاسو کاؤنٹیننگ اونکرو او تاسو او وئیل بل پاس شو نو  
خنکھ پاس شو؟ پہ هغې مونږ پوهه کړئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر پلیر!

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میڈم سپیکر صاحبہ! معذرت سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ آئٹم جس وقت یہاں پر Present تو ہو گیا تھا Introduce، اس وقت تو یہ تھے بھی نہیں، آئٹم نمبر سترہ میں انہوں نے 'No' کیا ہے، وہ تو Harassment of Women Protection Act کے حوالے سے تھا، تو اسلئے یہ ان کو غلط فہمی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، جی عنایت صاحب! اب آپ Decide اس طرح کریں، میں نے تو اپنے، اس میں یہ ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں اس حوالے سے بائک صاحب کو ریکویسٹ کروں گا، ظاہر ہے کہ ادھر ہماری ڈسکشن ہوئی ہے، میں ان کو ریکویسٹ کروں گا کہ فی الحال وہ یہ نوٹس اسلئے Withdraw کریں کہ Doubling ہو جائے گی، میں اسلئے کہہ رہا ہوں کہ (مداخلت) نہیں، میں تجویز دے رہا ہوں، میں تجویز دے رہا ہوں کہ کمیٹی کے اندر جب وہ ڈسکشن ہوگی اور اس کی رپورٹ آئے گی تو اس رپورٹ کے اوپر پھر آپ ڈسکشن کریں، یہ بہتر رہے گا، اگر آپ کو کوئی پراللم ہو، کسی اور کو تو کوئی ممبر اٹھ کر اس کمیٹی کی Recommendations کے اوپر، اس کے Findings کے اوپر پھر ڈسکشن کرے، اسلئے بہتر یہ رہے گا، تھوڑا سا Sequence میں ہو جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بائک صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او هغې له راحم، اچھا، جی، انیسہ بی بی!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: تھینک یو، میڈم! یہ بنیادی طور پر ایک بڑا Simple Matter ہے جس کو ہم خواہ مخواہ Complex کر رہے ہیں، اس پر فخر اعظم صاحب کی وجہ سے ہاؤس نے واک آؤٹ کیا، منسٹرز صاحبان آئے، انہوں نے اس بات پر کی کہ اوکے ہم یہ کونسلین ہاؤس کو جو کہ ایک کمیٹی ہے On Administration جس کے ساتھ تعلق ہے، اس کو ریفر کر دیں، بائک صاحب نے جو کونسلین کیا ہے، اس کی ایک Separate وہ ہے، ان لوگوں کے ساتھ یہ نہیں ہے کہ کوئی ایک ہو سکتا ہے اور دوسرا نہیں ہو

سکتا، وہ اگر نوٹس دیں کسی بھی Starred Question پہ تو اس پر بحث کیلئے ٹائم مقرر کیا جاسکتا ہے، آپ اس چیز سے قطع نظر، ڈیپٹی ایک علیحدہ چیز ہے، اس ایٹوپہ ہاؤس کی اور ایڈمنسٹریشن کمیٹی اگر اس پہ بیٹھ کے تمام واقعات، جو افسران ہیں، ان کو سامنے لائیں، ان کے کنٹریکٹ دیکھیں، رولز کو دیکھیں کہ کیا وجہ ہے کہ Acting کیوں نہیں ہوا جبکہ Mandatory ہے 120 دن میں اور تیسرا جو پوائنٹ بایک صاحب نے اٹھایا، میڈم! وہ بھی بہت ضروری ہے، میں ریکارڈ پہ لانا چاہتی ہوں کہ جب کسی بھی بل میں، یعنی وہ Woman Harassment کا ہے یا کسی اور کا، اگر ہاؤس میں اونچی آواز 'No' کی آجائے تو چیز کو یہ ضرور طے کرنا پڑتا ہے کہ کس کی Strength زیادہ ہے، اس کیلئے آسان طریقہ ہے کہ آپ اسی وقت کاؤنٹ کروا لیتے ہیں، بس Simple سی چیز ہے، تو یہ چیز زبردستی نہیں ہوتی کیونکہ اس کے بعد بڑے Negative repercussion ہوتے ہیں اور خدا نخواستہ چیز کے اوپر جو ہے وہ تھوڑی Discredit ہوتی ہے، تو میں یہ کہتی ہوں کہ آپ چونکہ اتنے اچھے طریقے سے کوشش کر رہی ہیں کہ دونوں ہاؤس کو، سائیڈز کو سیلنس طریقے سے چلائیں تو یہ ٹیکنیکل چیز جو ہے نہیں ہونی چاہیے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی! Actual یہ ہوا تھا کہ جس وقت ان کا کون لکھیں تھا، اس وقت آپ لوگ نہیں تھے، یہ دوسرا تھا، اس پر کون لکھیں ہی نہیں تھا کسی کا، Like that was جو Harassment کا ہے، وہ تو Totally different issue تھا، جس وقت آپ لوگ آئے، Anyway، اچھا اب میں آپ کا (مداخلت) نہیں، Thank you very much for educating us, thank you very much، میں Really آپ کی شکر گزار ہوں، میں ایک بات اب کہنا چاہتی ہوں کہ یہ دو چیزیں اب آپ نے Decide کرنی ہیں ہاؤس نے، یہ جو بایک صاحب نے دیا ہے For debate and plus جو ہے جو عنایت صاحب Suggest کر رہے ہیں، Committee but not Select, Special، ان دو میں آپ نے Decide کرنا ہے، اس میں سے ایک ہونا ہے، I am going to read rule 4. "There shall be no voting nor any formal motion in the course of or at the conclusion of such discussion" تو اس دو میں سے آپ نے ایک کرنا ہے۔

جناب سردار حسین: کونسا Rule ہے یہ؟

Madam Deputy Speaker: Rule 48 (4).

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: (4) 48 کہتا ہے: "There shall be no voting nor any formal motion in the course of or at the conclusion of such discussion" یہ اس سے Bar نہیں کر سکتا کہ آپ دونوں چیزوں کو کریں، یہ اس ڈسکشن کے حوالے سے کہہ رہا ہے کہ اگر Allow کریں آپ، (4) Rule 48 کے تحت نوٹس دیں، اس میں وہ کہتے ہیں کہ آخر میں وہ ڈیبٹ ہو جائے گی، Formal conclusion یا کوئی ووٹنگ نہیں ہوگی اس میں کہ کیا طے ہوا، کیا نہیں؟ یہ اس کے حوالے سے ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: جی جی، اور میں آپ کو یہ بتاؤں کہ یہ نوٹس دینا کسی بھی Starred Question کے اوپر ایک ممبر کا Prerogative ہے، چاہے تو وہ ابھی ہاؤس کے بعد دیں، کل دیں، اس میں دو Clear dates کا نوٹس دینا پڑتا ہے کہ میں اس نوٹس پہ آپ کو اس کو لکھیں یہ نوٹس دے رہا ہوں For debate، ابھی بات یہ ہے جو سینئر منسٹر صاحب نے طے کی ہے، نہ کسی سپیشل کمیٹی کی ضرورت ہے، نہ اس کو آپ ایڈمنسٹریشن کمیٹی کو دیں اور جو Member interested ہے، چیئر مین صاحب! اس کو Special invitation پہ بلا لیں تاکہ وہ ڈیبٹ ہو جائے ان کی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مجھے عنایت صاحب اور لاء منسٹر دونوں کے Answers چاہئیں اس پہ، جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): دیکھیں، میڈم نے جو Point raise کیا ہے، میں نے ان کے ساتھ Disagree نہیں کیا ہے، یہ Starred Question پہ Rule 48 کے تحت نوٹس دے سکتے ہیں، اس پہ ڈیبٹ ہو سکتی ہے، اس کے ساتھ تو میں نے Disagree نہیں کیا ہے لیکن میں نے ان کو بتا دیا ہے کہ میں نے پرسنل ریکویسٹ کی ہے کہ تھوڑے سے معاملات Sequence کے اندر آ جائیں گے، ویسے میں نے ایڈمنسٹریشن کے اوپر جو کمیٹی ہے، اسی کا کنا تھا لیکن اپوزیشن کی طرف سے ڈیمانڈ آئی کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی اور پھر سپیشل کمیٹی کا تو میں نے آپ کی اس ڈیمانڈ کے ساتھ Agree کیا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ سپیشل کمیٹی بنے، تو سپیشل کمیٹی بن گئی، اچھا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ جب وہ رپورٹ فائل ہوتی ہے، وہ اسمبلی کے اندر آ جاتی ہے تو اس رپورٹ کے اوپر آپ ڈیبٹ کریں تو اسلئے میں نے کہا تھا کہ تھوڑے سے معاملات Sequence میں ہو جائیں گے، اگر بابت صاحب اس کے ساتھ Agree نہیں کرتے ہیں، ظاہر ہے میں اس پہ Stress نہیں کروں گا، میں نے تو ایک پرسنل ریکویسٹ ان سے کی تھی کہ یا اس کو کمیٹی میں بھیج دیں یا ڈیبٹ کریں اور اگر کمیٹی کے اندر بھیج دیا گیا اور اس کے بعد بھی کچھ رہا تو Then

again it will come to the House, any Member can point out, any

Member can raise his hand and پڙهڻ ٿو ڇاڪاڻ ته اسان ۾ ڏيکڻ ٿو ڇاڪاڻ ته۔

محترم ڊپٽي سپيڪر: بابڪ صاحب! د دويءَ دا يو پوائنٽ خود ڊير Valid دے، دا آخر  
ڪنٺي ٺي او وٺيل چي سڀيشل ڪميٽي چي ڪوم Recommendations او ڪري، هغه  
Recommendations تاسو هاڻس ته راڻري۔

جناب سردار حسين: مهرباني، زه د عنایت اللہ خان ڊيره شڪريه ادا ڪوم او خدائے  
شته ما چي رائے ور ڪره، نوٽس او چي ما ريكويست او ڪرو، په دي غرض مو  
او ڪرو چي د احتساب ڪميشن ايڪٽ، اپوائنٽمنٽس، Arrests، سزا گانپي،  
پراسيس، پروسيجر، دا زمونڙ په صوبه باندي يو ڊير لوئي سواليه نشان دے، زه  
په دي پوهيڙم چي په ڪميٽي ڪنٺي به دا ٽول ڇيزونه Threadbare discuss ڪيري  
خو په دي هاڻس ڪنٺي په دي باندي يو ڊير لوئي ڊيبيٽ پڪار دے چي ٽول ممبران  
په هغي ڪنٺي برخه واخلی، خپل Input ور ڪري ڇڪه چي دا د ڇومره وخت نه،  
ميڊم! دا خو تاسو اجازت نه ور ڪوي او ظاهره خبره ده چي ڪله تاسو يو ورخ ان  
شاء اللہ د دي د پاره مقرر ڪري، ٽائم مقرر ڪري او زه به دا ريكويست هم ڪوم  
چي ڪه سبا ڪيدي شي، ڪه بله ورخ ڪيدي شي، د ڊيبيٽ د پاره دا په پوائنٽ  
راولي، دا د لاء ڊيپارٽمنٽ بيا آفيسل چي ڪوم Recommendations تلي دي،  
دا يوه ڊيره لويه خلاء ده، يوه ڊيره لويه ڪمزوري ده او دا د حڪومت په پارٽ ده،  
لهذا مونڙ دا ريكويست ڪوڙ چي دا اولس ته پته اولگي چي دا د احتساب  
احتساب خبري ڪيري، دا د ڪرپشن ڪرپشن خبري ڪيري، دا ڊيري لوئي لوئي  
د عوي ڪيري چي په دي صوبه ڪنٺي په حقيقي معنو ڪنٺي شه شوي دي، نوزه به  
عنایت اللہ خان ته هم دا ريكويست ڪوم، عنایت اللہ خان ته به دا ريكويست ڪوم  
چي دا مونڙ ڪوم نوٽس ور ڪري دے چي دا د ڊيبيٽ د پاره واخلی او باقي تاسو  
سڀيشل ڪميٽي جوڙه ڪره، زه هم ڊيره شڪريه ادا ڪوم چي هغه ڪميٽي جوڙه شي او  
په هغي ڪنٺي په دي باندي بحث او شي، مهرباني جي۔

محترم انيسه زيب طاہر خيلي: ميڊم سپيڪر!

محترم ڊپٽي سپيڪر: جي، انيسه بي بي!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: Madam! While agreeing with Mr. Babak, honourable Member میں یہ کہتی ہوں کہ منسٹر صاحب کا جو پوائنٹ ہے، وہ اس پوائنٹ سے کہہ رہے ہیں کہ شاید دونوں کا ایک کیس ہے، ایسا نہیں ہے۔ فخر اعظم صاحب نے Acting DG کے متعلق کو لکھن کیا ہے اور اس کے متعلق لاء منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے اور Rules quote کئے ہیں، Section quote کیا ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ ایڈمنسٹریشن کمیٹی نے اس کے متعلق، اس خاص کو لکھن کے متعلق وہ کیا ہے، اسی کو لکھن کے تحت جو Rule 48 کے تحت بابک صاحب نے ایک احتساب کمیشن کے اوپر اس کے تمام Aspects ہیں، اپوائنٹمنٹس اس کی، یعنی اس میں جو نہیں ہو رہے، Failures ہیں، ابھی تک اس کے اندر، جو بھی اس کے متعلق ڈیبٹ ہے، میرا خیال ہے یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے دونوں Simultaneously ہو سکتے ہیں، اگر یہ دیں تو آپ کوئی بھی Tuesday ایک گھنٹے کیلئے مقرر کر سکتے ہیں اس پہ ڈیبٹ کرنے کیلئے، اور ابھی اگر کمیٹی آپ بنائیں گے تو کمیٹی پہلے نوٹیفائی ہوگی سپیشل کمیٹی، اس کی نوٹیفیکیشن میں ٹائم لگے گا، ہم تو کہتے ہیں Short time میں ایڈمنسٹریشن کمیٹی کو ایک Time limit دیں کہ اس کو لاکے یہ جواب دیں جس طرح آپ نے دوسری سپیشل کمیٹی کو کہا ہے اور جہاں تک ڈیبٹ کی بات ہے، اس ڈیبٹ کو بھی ہونا چاہیے، اس کو کوئی اتنا ایشو بنانے کی ضرورت نہیں ہے کہ شاید ان دونوں کی وجہ سے کوئی Clash آجائے گی، There is no such thing اور اس کو بھی میرا خیال ہے اس وقت Point of prestige بھی نہیں بنانا چاہیے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: This is not question of prestige. Anisa Bibi, legally بتایا جا رہا ہے کہ ہم نے دونوں میں سے ایک لینا ہے، Whichever you people, whichever the opposition says چاہے وہ اپوزیشن کے کہ ڈیبٹ کریں، چاہے اپوزیشن کے کہ سپیشل کمیٹی بنائیں، دونوں میں سے ایک لیں گے ہم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: میڈم سپیکر! آپ مجھے یہ بتائیں پھر میں چاہوں گی کہ آپ ضرور Rules quote کریں، آپ سیکرٹریٹ والوں سے پوچھیں کہ جو یہ آپ کو کہہ رہے ہیں کہ دونوں میں سے ایک ہوگا، صرف یہ Rules quote کر کے ہمیں بتائیں۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: This is the same one which I have said.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: آپ بتائیں نا، میں آپ کو بتا رہی ہوں، میں بھی وہ Rules، میرے سامنے پڑے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ (4) Rule 48 پڑھیں نا، اس میں Clearly لکھا ہے۔  
محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم! اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو پورا Rule 48 پڑھ کے بتاتی ہوں اور  
 پھر آپ فیصلہ کریں۔۔۔۔۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: پورا 48 اگر آپ شام تک بیٹھنا چاہیں تو پڑھیں، پھر چلیں بسم اللہ کریں۔  
محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: نہیں، اگر آپ چاہتی ہیں کہ یہ معاملہ اسی طرح ہوں تو پھر تو ٹھیک ہے، جس  
 طرح آپ کا چیز ہے۔۔۔۔۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: ابھی دیکھیں، فی الحال آپ اس طرح کریں، ڈیپٹی کیلئے ٹائم دے دیں، ڈیپٹی کیلئے ٹائم  
 دے دیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میں یہ کہتی ہوں، اس کو کنجین کو آپ۔۔۔۔۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب!  
سینیئر وزیر (بلدیات): یہ مشورہ کر رہے ہیں، تھوڑا مشورہ کرنے دیں۔۔۔۔۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشورہ باہر کریں نا، پلیز عنایت صاحب۔  
سینیئر وزیر (بلدیات): میں اس کو دوسرے طریقے سے پھر Readout، یہ میں دوسرے طریقے  
 سے اپنی گزارش ان کے آگے رکھوں گا، پہلا یہ ہے کہ یا ڈیپٹی ہو دو تین روز کے بعد، کل پرسوں ڈیپٹی  
 ہو اور ڈیپٹی کے بعد اگر یہ Feel کریں تو کسی بھی Select Committee، Special  
 Committee، Standing Committee on Administration کو ریفر کیا جائے۔۔۔۔۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہی تو میں کہہ رہی ہوں نا؟  
سینیئر وزیر (بلدیات): ہاں جی۔  
جناب سردار حسین: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: This, what I am saying کہ بابک صاحب! میری ذرا بات سنیں، جو عنایت  
 صاحب کہہ رہے ہیں کہ ڈیپٹی کریں، اگر ڈیپٹی، پھر آپ کمیٹی یہ بھی جاسکتے ہیں تو دونوں چیزوں کا ایک  
 دم لینا کیا ہے؟ Like how can you do both the things؟ یہاں بھی جا رہا ہے، یہاں بھی جا رہا  
 ہے، جی بابک صاحب!



جناب سردار حسین: مہربانی شکریہ، بہر حال عنایت اللہ خان دومرہ مشکل کبھی نہ اچوڑم، زمونہر خودا خیال وو چھی شوک خہ وائی، ہغہ بہ کوی خودلتنہ خبرہ ہم جدا جدا دہ بہر حال میہم! (مداخلت) صحیح شوہ، صحیح شوہ، دا خودا Public matter دے، د پبلک انٹرسٹ خبرہ دہ، د پبلک انٹرسٹ خبرہ دہ او زما دا خیال دے چھی لڑ پیر مونہر ہم پہ انگریزی پوہیرو، پہ دیکبھی داسی ہدو خہ خبرہ نشتنہ، دا تا وختی چھی کوم۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا ئی بل Rule را کرو، خیر خودا Anyway you carry on۔

جناب سردار حسین: صحیح شوہ، د سپیشل کمیٹی تول پارلیمانی لیڈرز چھی کوم دی نو ہغہ پکبھی ہم زہ ریکویسٹ کوم، ورسرہ زمونہر دوہ موؤرز دی، یو فخر اعظم صاحب دے او ضیاء اللہ آفریدی صاحب دے، د ہغی ہم زہ ریکویسٹ کوم، پہ ہغی کبھی تاسو ہغوی As a member nominate کری، تول بہ کبھی ان شاء اللہ او تائم چھی دے، دا بارہ تیرہ ورخی چھی دی یا دوہ ہفتی ئی کری، دوہ ہفتی ئی کری۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sorry, You said Fakhr-e-Azam او بل مو شوک او وئیل؟

جناب سردار حسین: ضیاء اللہ آفریدی، او ضیاء اللہ آفریدی دا د اسمبلی ممبر دے جی (شور اور قہقہے) او د اسمبلی ممبر دے، ضیاء اللہ آفریدی د اسمبلی ممبر دے، او جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوس خبرہ دا دہ چھی مونہر دومرہ لوئی تاسو تہ دغہ درکوؤ نو ممبرز بہ مونہر درتہ در کرو کنہ، خہ خوبہ زمونہر ہم منی، تول۔۔۔۔

جناب سردار حسین: ما خودا ریکویسٹ کرے دے، ما خودا ریکویسٹ کرے دے، ما خودا ریکویسٹ کرے دے او دا خودا۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بھئی عاطف خان! پاخہ خہ خودا لڑا او کری کنہ؟

جناب سردار حسین: او دہ خودا کرپشن کرے دے، دہ ستاسو پہ حکومت کبھی کرپشن کرے دے، تاسو د وزارت نہ لڑی کرے دے، دہ خودا پکبھی واخلی جی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا عاطف خان لڑہ خبرہ کوی بیا تاسو خبرہ او کری۔

جناب سردار حسین: او کنہ دہ خو کرپشن کرے دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عطف خان کامائیک آن کر دیں پلیز۔

جناب محمد عطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): جی، میڈم! مونر خودا نہ دی وئیلی چہی ممبر صاحب کرپشن کرے دے، دا خو بایک صاحب دوہ درہ پیرہی او وئیل چہی کرپشن ٹہی کرے دے، کرپشن ٹہی کرے دے، مونر خودا نہ دی وئیلی، ہغہ خودا احتساب د عدالت د طرفہ کیس دے، ہغہ چلیری، دے بہ خپل Defense کوی، دوئ بہ خپل دغہ کوی چہی فیصلہ وی، ہغہ بہ د تولو مخامخ وی، اوس تاسو تہ اختیار حاصل دے کہ کمیٹی جو روئ، کہ تاسو پکینہی شوک ممبران اخستل غواړئ، ہغہ پکینہی ممبران واخلی او چہی شوک نہ اخستل غواړئ، ہغہ مہ اخلی خو زما پہ خیال کہ فرض کرہ، لکہ صرف د دہی د پارہ چہی ہغہ Conflict of Interest پکینہی نہ راخی چہی دیو سری پخپلہ کیس ہم دے او ہغہ پہ کمیٹی کینہی ممبر ہم اخلی نو زما پہ خیال دغہ بہ لہر نا مناسب وی، باقی خوبنہ ستا سو دہ چہی خنگہ تاسو کول غواړئ، تاسو ٹہی پخپلہ بانڈہی او کرئ۔

Madam Deputy Speaker: That's what my feeling is, all the Parliamentary Leaders plus the mover will be the members of the Committee and that is done. The sitting is adjourned till 03:30 pm afternoon 21<sup>st</sup> February, 2018, thank you.

---

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 21 فروری 2018ء بعد از دوپہر ساڑھے تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)